قال عبد اللہ بن مبارک علیہ الرحمہ

الاسناد من الدین، ولولا الاسناد لقال من شاء ماشاء

﴿مقدمہ صحیح مسلم، ص 12﴾

تیسیر مصطلح الحدیث

الدکتور محمود الطحان

فیضان مدینہ فیصل آباد

معلم: مولانا حمزہ المدنی

کاتب: اسد یاسین، راحت علی عطاری

تیسیر مصطلح الحدیث کے سوالات وجوابات

سوال 1: علم مصطلح الحدیث کی تعریف، موضوع اور غایت بیان کریں؟

جواب: تعریف:

ایسے اصول و قواعد کا علم جس کے ذریعے سند اور متن کے احوال کو جانا جائے قبول کرنے یا رد کرنے کے اعتبار سے

موضوع:

اس کا موضوع سند اور متن ہیں قبول اور رد کرنے کے اعتبار سے

غایت:

صحیح حدیث کو سقیم (کمزور) حدیث سے جدا کرنا

سوال 2: حدیث کے لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کریں؟

جواب: لغوی معنی: لغت میں حدیث کو جدید کہتے ہیں اور اس کی جمع "احادیث" خلاف قیاس آتی ہے

اصطلاحی معنی:

حدیث اس قول، فعل، تقریر، یا صفت کو کہتے ہیں جس کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف کی گئی ہو

سوال 3: خبر کا لغوی اور اصطلاحی معنی کے بارے تمام اقوال بیان کریں؟

جواب: لغوی معنی: خبر کا لغوی معنی ہے "النبأ" یعنی خبر دینا اس کی جمع "اخبار" ہے

اصطلاحی معنی: اس کے بارے میں تین اقوال ہیں

(1) خبر حدیث کے مترادف ہے یعنی دونوں کا اصطلاحی معنی ایک ہے

(2) یا خبر حدیث کا غیر ہے لہٰذا حدیث وہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے منقول ہو اور جبر وہ جو آپ کے غیر سے منقول ہو

(3) یا پھر خبر حدیث سے عام ہے لہٰذا حدیث وہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے منقول ہو اور خبر وہ ہے جو آپ سے یا آپ کے غیر سے منقول ہو

سوال4: اثر کا لغوی معنی اور اصطلاحی معنی کے بارے اقوال بیان کریں؟

جواب: اثر کا لغوی معنی: بقیہ الشیء (کوئی چیز باقی رہ جائے)

اصطلاحی معنی: اس کے بارے میں دو قول ہیں

(1) اثر حدیث کے مترادف ہے یعنی دونوں کا اصطلاحی معنی ایک ہے

(2) یا پھر اثر وہ اقوال یا افعال کا نام ہے جن کی نسبت صحابہ یا تابعین کی طرف کی گئی ہو

سوال5: اسناد کے معنی بیان کریں نیز سند کا لغوی و اصطلاحی معنی بیان کریں؟

جواب: اسناد کا معنی: اس کے دو معنی بیان کئے گئے ہیں

(1) حدیث کی نسبت اس کے قائل کی طرف کرنا سند بیان کرتے ہوئے

(2) راویوں کی وہ چین (سلسلہ) جو متن تک پہنچائے اس اعتبار سے یہ سند کے مترادف ہے

سند کا لغوی معنی: المعتمد (جس پر اعتماد کیا جائے) یعنی سہارا، اور سند کو سند اس لئے کہتے ہیں کہ یہ حدیث کا سہارا بنتی ہے

اصطلاحی معنی: راویوں کی وہ چین (سلسلہ) جو متن تک پہنچائے

سوال6: متن کا لغوی و اصطلاحی معنی بیان کریں؟

جواب: لغوی معنی: زمین کا سخت اور بلند حصہ

اصطلاحی معنی: متن وہ کلام ہے جس پر آکر سند ختم ہو جائے

سوال 7: مسند (نون مفتوح) کے لغوی و اصطلاحی معنی بیان کریں؟

جواب: لغوی معنی: یہ "اسند الشیء الیہ" سے اسم مفعول ہے یعنی جس کی طرف کسی چیز کی نسبت کی جائے

اصطلاحی معنی: اصطلاحا اس کے تین معانی ہیں

(1) وہ کتاب جس میں ہر صحابی کی مرویات الگ الگ جمع کی گئی ہوں اسے مسند کہتے ہیں

(2) وہ حدیث مرفوع جس کی سند متصل ہو اسے بھی مسند کہتے ہیں

(3) اس سے سند مراد ہو تو ہے اس صورت میں مصدر میمی ہو گا

سوال 8: مسند (نون مکسور) اور محدث کی تعریف بیان کریں؟

جواب: مسند کی تعریف: وہ شخص جو اپنی سند کے ساتھ حدیث روایت کرتا ہے خواہ اسے علم ہو یا پھر صرف روایت کرے

محدث کی تعریف: وہ شخص جو روایتا یا درایتا علم حدیث میں مشغول ہو اور کثیر روایات اور ان کے راویوں کے احوال پر مطلع ہو

سوال 9: حافظ اور حاکم کسے کہتے ہیں؟

جواب: حافظ کی تعریف: اس کے بارے دو قول ہیں

(1) اکثر محدثین کے نزدیک یہ محدث کا ہم معنی ہے

(2) اور بعض نے کہ اس کا درجہ محدث سے بلند ہوتا ہے اس طرح کہ راویوں کے ہر طبقہ میں اس کی معرفت عدم معرفت سے زیادتی ہوتی ہے

حاکم کی تعریف: حاکم اسے کہتے ہیں جو تمام احادیث کا عالم ہو حتی کہ اس سے چند احادیث ہی رہ جائیں (یہ بعض اہل علم کی رائے ہے)

سوال 10: خبر کے باب میں کتنی فصلیں بیان کی گئی ہے؟

جواب: خبر کے باب میں چار فصلیں ہیں

(1) خبر کے ہم تک پہنچنے کے اعتبار سے تقسیم

(2) خبر مقبول

(3) خبر مردود

(4) وہ خبر جو مقبول اور مردود میں مشترک ہے

سوال 11: ہم تک پہنچنے کے اعتبار سے خبر کی کتنی اور کون کونسی قسمیں ہیں؟

جواب: ہم تک پہنچنے کے اعتبار سے خبر کی دو قسمیں ہیں

(1) خبر اگر ایسے متعدد طرق سے مروی ہو جن کی معین تعداد نہ ہو تو خبر متواتر ہو گی

(2) اگر طرق کی تعداد معین ہو تو خبر احاد ہو گی

سوال 12: خبر متواتر کی لغوی و اصطلاحی تعریف نیز اس کی شرائط بھی بیان کریں؟

جواب: لغوی معنی: متواتر "تواتر" سے مشتق ہے یعنی "تسلسل" کہا جاتا ہے "**تواتر المطر**" یعنی بارش مسلسل ہو رہی ہے

اصطلاحی تعریف: وہ حدیث جسے راویوں کی اتنی تعداد روایت کرے جن کا جھوٹ پر متفق ہونا عادتاً محال ہو

خبر متواتر کی شرائط: اس کی چار شرائط ہیں

متواتر کی ذکر کردہ تعریف سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ تواتر چار شرائط سے متحقق ہو گا

(1) خبر متواتر کو کثیر تعداد روایت کرے

نوٹ: کثرت کے تعداد کے بارے میں اختلاف ہے اور مختار یہ ہے کہ وہ دس لوگ ہوں

(2) سند کے ہر طبقہ میں یہ کثرت پائی جائے

(3) عادتاً ان لوگوں کا جھوٹ پر متفق ہونا محال ہو

ان کی خبر کی بنیاد "حس" ہو مثلا کہنا **سمعنا** (ہم نے سنا) **رأینا** (ہم نے دیکھا) **لمسنا** (ہم نے چھوا) وغیرہ

نوٹ: اگر ان کی خبر کی بنیاد عقل ہو تو اس صورت میں اس کو خبر متواتر نہیں کہیں گیں

سوال 13: خبر متواتر کا حکم بیان کریں؟

جواب: خبر متواتر کا حکم: خبر متواتر علم ضروری کا فائدہ دیتی ہے یعنی ایسے یقینی علم کا فائدہ دیتی ہے کہ اس کے ذریعے انسان قطعی تصدیق پر مجبور ہوتا ہے جس طرح انسان خود مشاہدہ کر رہا ہو تو اس کو کسی طرح کا تردد نہیں ہوتا خبر کی حالت بھی اسی طرح ہے اسی لیے تمام خبر متواتر مقبول ہیں اور ان کے راویوں کی تفتیش کی بھی حاجت نہیں

سوال 14: خبر متواتر کی اقسام مع امثلہ بیان کریں؟

جواب: خبر متواتر کی دو قسمیں ہیں

(1) متواتر لفظی (2) متواتر معنوی

متواتر لفظی کی تعریف اور مثال: جس کے الفاظ اور معانی تواتر سے مروی ہوں جیسے یہ حدیث مبارکہ

من کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعدہ من النار

ترجمہ: جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے۔ اس حدیث کو ستر سے زائد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے روایت کیا ہے

متواتر معنوی کی تعریف اور مثال: جس کا معنی تواتر سے مروی ہو، الفاظ میں تواتر نہ ہو جیسے دعا میں ہاتھوں کو اٹھانے والی احادیث، نبی اکرم ﷺ سے ایک سو کے قریب احادیث مروی ہیں اور ان میں سے ہر حدیث میں ہے کہ آپ نے دعاء میں اپنے ہاتھوں کو اٹھایا لیکن مختلف واقعات میں اور ہر واقعہ میں تو اتر نہیں اور ان کے درمیان مشترک بات یہ ہے کہ دعا کے وقت ہاتھ اٹھانا ہے۔ تمام طرق کے اعتبار سے اس میں تواتر ہے

سوال 15: احادیث متواترہ کتنی تعداد میں پائی جاتی ہیں؟

جواب: احادیث متواتر کی ایک مناسب تعداد ہی پائی جاتی ہے اور ان احادیث میں سے موزوں رہے مسح والی حدیث، اور نماز میں رفع الیدین والی حدیث، اور نضر اللہ امرء والی حدیث اور اس علاوہ کثیر احادیث ہیں لیکن خبر احاد کے مقابلے میں خبر متواتر کم ہیں

سوال16: متواتر کے بارے مشہور تصانیف بیان کریں؟

جواب: خبر متواتر کے بارے تین تصانیف ذکر کی گئے ہیں

1) امام سیوطی علیہ الرحمہ کی کتاب "الازھار المتناثرہ فی الاخبار المتواترہ" اس کی ترتیب ابواب کے طور پر ہے

2) قطف الازھار "یہ بھی امام سیوطی علیہ الرحمہ کی کتاب ہے اور سابقہ کتاب کی تلخیص ہے

3) نظم المتناثر من الحدیث المتواتر "یہ محمد بن جعفر کتانی کی تصنیف ہے

سوال17: خبر احاد کا لغوی و اصطلاحی معنی بیان کریں نیز اس کا حکم بھی لکھیں؟

جواب: لغوی معنی: "احاد" احد کی جمع ہے اور اس کا معنی ہے واحد اور وہ خبر واحد (حدیث) جسے ایک شخص روایت کرے

اصطلاحی معنی: وہ خبر یا حدیث جس میں خبر متواتر کی شرائط جمع نہ ہوں

خبر احاد کا حکم: خبر واحد علم نظری کا فائدہ دیتی ہے یعنی ایسا علم جو غور و فکر اور استدلال پر موقوف ہو

سوال18: تعدد طرق کے اعتبار سے خبر واحد کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟

جواب: تعدد طرق کے اعتبار سے خبر احاد کی تین قسمیں ہیں

(1) مشہور (2) عزیز (3) غریب

سوال19: خبر مشہور کی تعریف اور مثال بیان کریں؟

جواب: مشہور کی لغوی تعریف: یہ اسم مفعول ہے اور یہ "شھرت الأمر" سے بنا ہے۔ جب تم کسی بات کا اعلان کرو یا اسے ظاہر کرو تو کہا جاتا ہے "شـــــھرت الامر" میں نے بات کو مشہور کر دیا

مشہور کی اصطلاحی تعریف: جس حدیث کو سند کے ہر طبقہ میں تین یا اس سے زیادہ راوی روایت کریں جب تک وہ تواتر کی حد کو نہ پہنچے

خبر مشہور کی مثال:

حدیث شریف میں فرمایا: ان اللہ لا یقبض العلم انتزاعا ینتزعہ الخ[1]

ترجمہ: اللہ تعالی علم کو سینوں سے نکالنے کے ذریعے نہیں لے جائے گا۔

سوال 20: مستفیض کے لغوی معنی واصطلاحی معنی بیان کریں نیز اس کے بارے تمام اقوال لکھیں؟

جواب: لغوی معنی: یہ استفاض" سے اسم فاعل ہے اور یہ "فاض الماء "(پانی انڈیلا) سے مشتق ہے اس کے پھیل جانے کی وجہ سے اسے خبر مستفیض کہتے ہیں

اصطلاحی معنی: مستفیض کی اصطلاحی تعریف کے بارے میں تین اقوال ہیں

1) خبر مشہور کے مترادف ہے۔
2) خبر مشہور سے خاص ہے، کیونکہ خبر مستفیض میں شرط ہے، کہ اس کی سند کی دونوں طرفیں برابر ہوں[2] اور خبر مشہور میں یہ شرط نہیں ہے
3) خبر مستفیض خبر مشہور سے عام ہے یعنی دوسرے قول کا عکس ہے یعنی دونوں طرفوں کے برابر ہونے کی شرط مشہور میں ہے ہوگی مستفیض میں نہیں ہے ہو گی

سوال 21: مشہور غیر اصطلاحی سے کیا مراد ہے نیز اس کی صورتیں لکھیں؟

---

1) اخرجہ الشیخان والترمذی وابن ماجہ احمد

2) یعنی کہ اس کے اول طبقہ اور آخری طبقہ میں راویوں کی تعداد برابر ہوں

جواب: اس سے مراد وہ حدیث ہے جو لوگوں کی زبان پر مشہور ہو بغیر شرائط کا اعتبار کئے

مشہور غیر اصطلاحی کی صورتیں: اس کی تین صورتیں بیان کی گئی ہیں

1) جس کی ایک سند ہو

2) جس کی ایک سے زائد اسناد ہوں

3) جس کی سند بالکل نہ پائی جائے

سوال22: مشہور غیر اصطلاحی کی اقسام بیان کریں؟

جواب: اس کی چھ اقسام بیان کی گئی ہیں

(1) صرف علماء حدیث کے ہاں مشہور ہو

مثال: حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے

ترجمہ: قنت رسول الله ﷺ شهرا بعد الركوع يدعو على رعل وذكوان[3] یعنی رسول اکرم نے قبیلہ رعل اور ذکوان کے خلاف دعا کرتے ہوئے ایک مہینہ رکوع کے بعد قنوت پڑھی۔

(2) محدثین، علماء اور عوام میں مشہور ہو

مثال: المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده[4]

ترجمہ: یعنی کامل مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان محفوظ ہو

(3) فقہاء کے درمیان مشہور ہو۔

مثال: ابغض الحلال الى الله عز وجل الطلاق

---

[3] اخرجه الشیخان

[4] متفق علیه

ترجمہ: اللہ تعالی کے ہاں سب سے ناپسندیدہ کام طلاق ہے

(4) اصولیوں کے ہاں مشہور ہو

مثال: رفع عن أمتي الخطاء والنسيان وما استكر هو أعليه

ترجمہ: میری امت سے خطاء اور بھول اور جس کام پر اسے مجبور کیا گیا، کو معاف کیا گیا اس حدیث کو ابن حبان اور حاکم نے صحیح قرار دیا

(5) نحویوں کے درمیان مشہور ہو

مثال: نعم العبد صهيب لو لم يخف الله لم يعصه

ترجمہ: صہیب کتنا اچھا شخص ہے کہ اگر اللہ کا خوف نہ بھی ہوتا تب بھی وہ اس کی نافرمانی نہ کرتا اس حدیث کی کوئی اصل نہیں

(6) عام لوگوں کے درمیان مشہور ہو

مثال: العجلة من الشيطان

ترجمہ: جلدی کرنا شیطانی کی طرف سے ہے۔ امام ترمذی نے اسے روایت کیا اور حسن قرار دیا

سوال 23: حدیث مشہور کا حکم بیان کریں؟

جواب: حدیث مشہور اصطلاحی ہو یا غیر اصطلاحی اس کو صیح یا غیر صیح نہیں کہا جاتا بلکہ ان میں سے کچھ صحیح ہیں کچھ حسن اور کچھ ضعیف بلکہ موضوع بھی ہیں لیکن اگر مشہور اصطلاحی صحیح ہو تو اس کی ایک خاص شان ہے جو اسے عزیز اور غریب پر ترجیح دیتی ہے

سوال 24: مشہور غیر اصطلاحی کے بارے بیان کریں؟

جواب: اس کے بارے میں تین تصانیف ہیں

(1) المقاصد الحسنة فيما اشتهر على الالسنة یہ امام سخاوی رحمہ اللہ کی تصنیف ہے

(۷) کشف الخفاء و مزیل الالباس فیما اشتهر من الحدیث علی السنة الناس اس کے مصنف عجلونی ہیں

(۸) تمییز الطیب من الخبیث... اور اس کے مصنف ابن دبیع الشیبانی ہیں

سوال25: حدیث عزیز کا لغوی واصطلاحی معنی بیان کریں؟

جواب: لغوی معنی:.. لغوی اعتبار سے یہ صفت مشبہ ہے **جو عز یعز** سے بنا ہے (مضارع مکسور العین ہے) کوئی چیز کم یا نایاب ہو۔ **یا عز یعز** (مضارع مفتوح العین) سے ہے جس کا معنی ہے مضبوط اور سخت ہونا اس حدیث کو عزیز اس لئے کہتے ہیں کہ اس کا وجود کم اور نادر ہوتا ہے یا اس لئے کہ دوسرے طرق سے روایت ہونے کی وجہ سے قوی ہو جاتی ہے۔

اصطلاحی معنی: عزیز وہ حدیث ہے جس کے راوی سند کے تمام طبقات میں دو سے کم نہ ہوں۔

نوٹ: اور بعض علماء کرام فرماتے ہیں: عزیز وہ حدیث ہے جو دو یا تین راویوں سے مروی ہو انہوں نے بعض صورتوں میں اسے مشہور حدیث سے جدا نہیں کیا۔

سوال26: حدیث عزیز کی مثال بیان کریں؟

جواب: شیخین نے حضرت انس رضی اللہ عنہ حدیث کو روایت کیا اور امام بخاری رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی روایت کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین

ترجمہ: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے والد، اپنی اولاد اور سب لوگوں سے بڑھ کر مجھ سے محبت نہ کرے

اس حدیث کو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حضرت قتادہ اور حضرت عبد العزیز بن صہیب رحمہما اللہ نے روایت کیا جبکہ حضرت قتادہ سے حضرت شعبہ اور حضرت سعید نے روایت کیا اور حضرت عبد العزیز سے اسماعیل بن علیہ اور عبد الوارث نے روایت کیا اور ان سب سے ایک جماعت نے روایت کیا

سوال 27: حدیث غریب کا لغوی و اصطلاحی معنی بیان کریں؟

جواب: لغوی معنی: یہ صفت مشبہ کا صیغہ ہے جس کا معنی ہے اکیلا یا اپنے اقارب سے ڈور۔

اصطلاحی معنی: وہ حدیث جسے روایت کرنے میں صرف ایک راوی رہ جائے

سوال 28: غریب کا دوسرا نام کیا ہے نیز کیا وہ اس دوسرے نام کے ہم معنی ہے یا مغایر؟

جواب: بہت سے علماء حدیث غریب پر ایک اور نام "الفرد" کا اطلاق کرتے ہیں کیونکہ دونوں (غریب اور فرد) ہم معنی ہیں۔ جب کہ بعض علماء کے نزدیک سے ایک

1) دوسرے کا غیر ہیں۔ اس لئے دونوں کو مستقل نوع قرار دیا گیا لیکن حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ دونوں کو لغوی اور اصطلاحی معنی کے اعتبار سے مترادف قرار دیتے ہیں۔ البتہ انہوں نے فرمایا کہ اہل اصطلاح نے کثرت استعمال اور قلت استعمال کے اعتبار سے دونوں کو ایک دوسرے کا غیر قرار دیا ہے وہ اس طرح کہ فرد کا اکثر اطلاق "فرد مطلق" پر ہوتا ہے جبکہ غریب اس کا اکثر اطلاق "فرد نسبی" پر ہوتا ہے

سوال 29: حدیث غریب کی مقام تفرد کے اعتبار سے کتنی اور کون کونسی ہیں؟

جواب: مقام غرابت یا تفرد کے اعتبار سے غریب کی دو قسمیں ہیں

(۱) **غریب مطلق یا فرد مطلق:** غریب مطلق وہ حدیث ہے جس کی سند کے شروع میں غرابت پائی جائے یعنی جہاں سے سند کا آغاز ہوتا ہو وہاں ایک راوی ہو۔

(۲) **غریب نسبی یا فرد نسبی:** وہ حدیث جس کی سند کے درمیان غرابت پائی جائے یعنی آغاز سند میں ایک سے زیادہ راوی روایت کریں پھر ان سے صرف ایک راوی روایت کرے

سوال 30: غریب کی اقسام کی امثلہ بیان کریں؟

جواب: غریب مطلق کی مثال: حدیث مبارکہ میں ہے "إنما الأعمال بالنيات"...

ترجمہ: اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ اس حدیث میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ منفرد ہیں۔ اور بعض اوقات یہ تفرد سند کے آخر تک جاری رہتا ہے اور بعض اوقات اس منفرد سے متعدد راوی روایت کرتے ہیں۔

غریب نسبی کی مثال: حضرت امام مالک حضرت امام زھری رحمہا اللہ سے اور وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر انور پر لوہے کی ٹوپی تھی اس حدیث میں امام مالک حضرت زہری سے روایت کرنے والے منفرد راوی ہیں

سوال 30: غریب نسبی کو غریب نسبی کہنے کی کیا وجہ ہے؟

جواب: اس حدیث پر غریب نسبی کا اطلاق اس لئے کیا جاتا ہے کہ اس میں ایک معین شخص کی نسبت سے تفرد واقع ہوتا ہے

سوال 31: غریب نسبی کی اقسام بیان کریں؟

جواب: اس کی چار اقسام بیان کی گئی ہیں

غریب نسبی کے اعتبار سے غرابت یا تفرد کی کچھ اقسام ہیں کیونکہ ان میں غرابت مطلقا نہیں ہوتی بلکہ وہ غرابت کسی معین شخص کے اعتبار سے حاصل ہوتی ہے اور یہ چند اقسام ہیں۔

(1) حدیث کو روایت کرنے میں ثقہ راوی متفرد ہو۔ جیسے کہتے ہیں کہ اس حدیث کو فلاں کے علاوہ کسی ثقہ نے روایت نہیں کیا۔

(2) معین راوی سے معین راوی منفرد ہو جیسے محدثین کا قول ہے: "تفرد به فلان عن فلان" یعنی فلاں شخص سے فلاں شخص اس حدیث کی روایت میں منفرد ہے اگرچہ کسی دوسرے راوی سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

(3) کسی ایک شہر یا کسی ایک جہت کے راوی منفرد ہوں جیسے کہتے ہیں اس حدیث میں اہل مکہ اہل شام منفرد ہیں۔

(4) کسی ایک شہر یا ایک جہت کے لوگوں سے کسی ایک شہر یا ایک جہت کے لوگ روایت کریں۔ جیسے محدثین کہتے ہیں مثلا "تفرد به اہل بصرة عن اهل المدینه "(اہل مدینہ سے روایت کرنے میں اہل بصرہ منفرد ہیں) یا پھر "تفرد به اهل الشام من اهل الحجاز "(اس حدیث کو اہل حجاز سے روایت کرنے میں اہل شام منفرد ہیں)

سوال 32: حدیث غریب کی سند اور متن میں غرابت کے اعتبار سے کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟

جواب: سند اور متن کے اعتبار سے حدیث غریب کی دو قسمیں ہیں

(1) **متن اور سند (دونوں) کے اعتبار سے غریب:** یہ وہ حدیث ہے جس کے متن کو روایت کرنے میں ایک راوی متفرد (تنہا) ہو

(2) **سند کے اعتبار سے غریب ہو اور کے اعتبار سے نہ ہو:** جیسے کسی حدیث کا متن صحابہ کرام کی ایک جماعت راویت کرے اور اسی حدیث کو کسی دوسرے صحابی سے ایک راوی روایت کرے اسی کے بارے میں امام ترمذی فرماتے ہیں "غریب من ھذا الوجہ "

سوال 33: حدیث غریب کے پائے جانے کے مقامات بیان کریں؟

جواب: حدیث غریب کے وجود کے کئی مقامات ہیں ان میں سے دو یہاں ذکر کرتے ہیں

2) مسندالبزار

3) المعجم الاوسط "امام طبرانی کی

سوال 34: حدیث غریب کے بارے چند مشہور کتب کے نام لکھیں؟

جواب: حدیث غریب کی مشہور تصنیفات

(1) غرائب مالک "امام دار قطنی کی

(2) الافراد "یہ بھی امام دار قطنی کی کتاب ہے 3) السنن... امام ابو داؤد سجستانی کی

سوال 35: خبر احاد کی قوت وضعف کے اعتبار سے کتنی اور کونسی قسمیں ہیں نیز ان کی تعریف اور حکم بیان کریں؟

جواب: خبر واحد کی قوت وضعف کے اعتبار سے دونوں قسمیں ہیں

(1) خبر مقبول

(2) خبر مردود

خبر مقبول کی تعریف اور حکم: وہ حدیث جس میں مخبر کا صدق راجح ہو

حکم: استدلال واجب ہو گا اور اس پر عمل بھی کیا جائے گا

خبر مردود کی تعریف اور حکم: وہ جس میں مخبر کا صدق راجح نہ ہو

حکم: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی اس پر عمل کیا جائے گا

سوال36: خبر مقبول میں کتنی طرح سے بحث ہو گی؟

جواب: خبر مقبول میں دو طرح کی بحث ہو گی

(1) اقسام مقبول

(2) وہ خبر مقبول جو معمول بہ اور غیر معمول بہ کی طرف تقسیم ہو

سوال37: تفاوت درجات کے اعتبار سے خبر مقبول کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: تفاوت درجات کے اعتبار سے خبر مقبول کی دو بڑی قسمیں ہیں

(1) صحیح (2) حسن

اور ان میں سے ہر ایک دو قسموں کی طرف تقسیم ہوتی ہے

(1) لذات (2) لغیرہ

لہذا خبر مقبول کی قسمیں چار قسموں کی طرف لوٹتی ہیں اور وہ یہ ہیں

1) صحیح لذاتہ 2) حسن لذاتہ 3) صحیح لغیرہ 4) حسن لغیرہ

سوال38: حدیث صحیح کے لغوی و اصطلاحی معنی بیان کریں نیز صحیح کا حکم بھی بیان کریں؟

جواب: لغوی تعریف: یہ سقیم کا الٹ اور متضاد ہے۔ اس لفظ کا حقیقی اطلاق اجسام میں ہوتا ہے جب کہ حدیث اور دوسرے معانی میں مجازا بولا جاتا ہے

اصطلاحی تعریف: جس کی سند متصل ہو اسے روایت کرنے والے راوی اول تا آخر عادل و ضابط ہوں وہ شاذ یا معلول نہ ہو

صحیح حدیث کا حکم: اس پر عمل واجب ہے اور اس کے وجوب عمل پر محدثین اور معتمد اصولی اور فقہاء کا اجماع ہے اور یہ شرعی دلائل میں سے ایک حجت ہے اور مسلمان کے لیے اس پر عمل ترک کرنے کی گنجائش نہیں ہے

سوال39: صحیح کی ذکر کردہ تعریف کی وضاحت بیان کریں؟

جواب: مذکورہ تعریف چند امور پر مشتمل ہے جن کا پایا جانا ضروری ہے تاکہ کہ حدیث صحیح بن سکے اور پانچ چیزیں ہیں

1) سند کا متصل ہونا: اس سے مراد یہ ہے کہ اس کے راویوں میں سے ہر راوی نے اول تا آخر اپنے سے اوپر والے راوی سے مباشرتا (ملاقات کرکے) حدیث لی ہو۔

2) راویوں کا عادل ہونا: یعنی اس کے راویوں میں سے ہر راوی مسلمان بالغ عاقل ہو فاسق و فاجر نہ ہو اور مروت کے خلاف چلنے والا نہ ہو

3) راویوں کا ضابط ہونا: یعنی اس کا ہر راوی مکمل ضبط اور حافظے والا ہو۔ خواہ سینے میں محفوظ کرتا ہو یا کتاب میں لکھ کر محفوظ کرے۔

4) خبر شاذ نہ ہو، یعنی وہ حدیث شاذ نہ ہو شاذ یہ ہے کہ ثقہ راوی اپنے سے زیادہ ثقہ یا ثقہ جماعت کی مخالفت کرے۔

5) خبر معلول نہ ہو: یعنی اس میں کوئی علت نہ ہو اور علت یہ ہے کہ ایسا مخفی اور پوشیدہ سبب جو حدیث کی صحت میں عیب پیدا کرتا ہے جب کہ حدیث کا ظاہر اس سے محفوظ ہوتا ہے

سوال40: حدیث صحیح کی شرائط اور مثال بیان کریں؟

جواب: حدیث کے صحیح ہونے کے لیے پانچ شرطوں کا پایا جانا ضروری ہے اور وہ یہ ہیں سند متصل ہو، راوی عادل ہوں، ضابط ہوں حدیث میں علت نہ ہو اور شاذ نہ ہو ان پانچ میں سے کسی ایک کے مفقود ہونے سے حدیث صحیح نہیں رہے گی۔

صحیح کی مثال: وہ حدیث جو امام بخاری علیہ الرحمہ نے اپنی صحیح میں درج کی ہے فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی عبد اللہ بن یوسف نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی مالک نے وہ ابن شہاب (زہری) سے بیان کرتے ہیں وہ محمد بن جبیر بن مطعم سے وہ اپنے باپ جبیر بن مطعم سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نماز مغرب میں سورۃ طور کی قرات کر رہے تھے یہ حدیث صحیح ہے کہ اس کی سند متصل ہے کیونکہ اس کے ہر راوی نے اپنے استاد سے سنا ہے اور اس کے تمام راوی عادل اور ضابط ہیں

سوال 41: ھذا حدیث صحیح اور ہذا حدیث غیر صحیح کا کیا مطلب ہے؟

جواب: محدثین کا یہ کہنا کہ "ہذا حدیث صحیح" تو اس کا مفہوم یہ ہے کہ مذکورہ پانچوں شرطیں اس حدیث میں ثابت ہیں یہ مراد نہیں کہ نفس امر (اصل واقعہ) میں بھی اس کی صحت قطعی اور یقینی ہے کیونکہ ثقہ سے غلطی اور بھول کا وقوع ممکن ہے۔

اور محدثین کا کہنا "ہذا حدیث غیر صحیح" اس کا مفہوم ہے کہ اس میں صحیح کی مذکورہ پانچ یا بعض شرائط ثابت نہیں ہیں نہ کہ نفس امر میں جھوٹ ہے کیونکہ بہت سے غلطیاں کرنے والوں سے بھی درست بات کہنے کا امکان موجود ہے

سوال 42: کیا کسی سند کو مطلقا "اصح الاسانید" کہا جا سکتا ہے؟

جواب: مختار قول کے مطابق کسی سند کے متعلق یقینی طور پر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ مطلقاً صحیح ترین سند ہے کیونکہ صحت حدیث کے مراتب کے اختلاف کا مدار سند میں موجود شروط صحت کی موجودگی پر ہے اور صحت کی تمام شرطوں میں اعلی درجے کا اثبات و تحقق بہت قلیل اور نادر ہے اس لیے اولی ہے کہ مطلقاً کسی سند کو صحیح ترین سند کہنے سے توقف کیا جائے۔ اس کے باوجود

بعض ائمہ حدیث سے اصح الاسانید کے متعلق اقوال منقول ہیں۔اس میں ظاہر بات ہے کہ ہر امام نے ہر اس سند کو صحیح ترین کہاہے جو اس کے ہاں قوی تھی۔اور اس بارے چند اقوال یہ ہیں

4) صحیح ترین سند "الزهري عن سالم عن ابيه" یہ قول اسحاق بن راہویہ اور احمد سے مروی ہے۔

5) "ابن سيرين عن عبيدة عن علي" یہ قول ابن المدینی اور فلاس سے منقول ہے

6) "اعمش عن ابراهيم عن علقمة عن عبدالله بن مسعود" یہ قول ابن معین سے مروی ہے

7) "الزهري عن علي بن الحسين عن ابيه عن علي" یہ قول ابو بکر بن ابی شیبہ سے منقول ہے

8) "مالك عن نافع عن ابن عمر" یہ امام بخاری کا قول ہے

نوٹ: شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ مقدمہ الشیخ میں اصح الاسانید کے متعلق مذکورہ اقوال پیش کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ اگر کسی قید کے ساتھ مقید کر کے اصح الاسانید کا کسی سند پر اطلاق کیا جائے تو جائز ہے جیسے کہے کہ فلاں شہر کی اسناد اصح الاسانید ہیں یا فلاں باب کی احادیث کی سند اصح الاسانید ہیں یا پھر کہے کہ فلاں مسائل کے بارے احادیث کی اسناد اصح الاسانید ہیں (مقدمہ الشیخ ص 113)

سوال 43: صرف صحیح احادیث پر سب سے پہلی کونسی تصنیف ہے؟

جواب: صحیح احادیث پر مشتمل سب سے پہلی تصنیف صحیح بخاری لکھی گئی ہے پھر صحیح مسلم۔اور یہ دونوں قرآن مجید کے بعد صحیح ترین کتابیں ہیں اور ان کی مقبولیت پر پوری امت متفق ہے

سوال 44: بخاری اور مسلم میں سے اصح کون سی کتاب ہے ساتھ وجہ لکھیں؟

جواب: ان دونوں میں صحیح ترین صحیح بخاری ہے اور اس میں بہت زیادہ فوائد ہیں۔کیونکہ صحیح بخاری کی احادیث کی اسناد پوری طرح متصل ہیں اور اس کے راوی اوثق ہیں اور اس لیے بھی کہ اس میں وہ فقہی استدلال اور حکمی و حکمتی نکات موجود ہیں جو کہ "صحیح مسلم" میں نہیں ہیں صحیح بخاری کا صحیح مسلم سے اصح ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ مجموعی اعتبار سے اس سے صحیح ترین ہے ورنہ صحیح مسلم کی بعض احادیث صحیح بخاری کی بعض احادیث سے زیادہ قوی ہیں اور یہ بھی کہا گیاہے کہ صحیح مسلم صحیح بخاری سے اصح ہے مگر پہلا قول درست ہے

سوال45: کیا شیخین نے بخاری اور مسلم میں صحیح احادیث کا احاطہ والتزام کیا؟

جواب: شیخین نے بخاری اور مسلم نے اپنی اپنی صحیح میں صحیح احادیث کا نہ احاطہ کیا ہے اور نہ اس چیز کا التزام کیا ہے۔ امام بخاری علیہ الرحمہ خود فرماتے ہیں

"میں نے اپنی کتاب "الجامع" میں صرف صحیح احادیث جمع کی ہیں اور طوالت کی وجہ سے میں نے بہت سی صحیح احادیث چھوڑ دی ہیں"

امام مسلم علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

" ہر وہ حدیث جو میرے نزدیک صحیح تھی میں نے اسے اس کتاب میں درج نہیں کیا بلکہ ان میں سے وہ احادیث جمع کی ہیں، جن کی صحت پر علما کا اتفاق واجماع تھا

سوال46: بخاری اور مسلم میں احادیث صحیحہ کی زیادہ تعداد رہ گئی یا تھوڑی؟

جواب: اس کے بارے میں دو قول ہیں

1) حافظ ابن الاخرم فرماتے ہیں کہ ان سے بہت کم مقدار رہ گئی ہے۔ مگر اس بات کا انکار کیا گیا ہے

2) صحیح بات یہ ہے کہ ان سے ایک بڑی مقدار رہ گئی ہے امام بخاری سے منقول ہے فرماتے ہیں میں نے زیادہ صحیح احادیث چھوڑ دی ہیں (یعنی تھوڑی درج کی ہیں) اور فرماتے ہیں میں نے ایک لاکھ صحیح اور دو لاکھ غیر صحیح احادیث یاد کی ہیں

سوال47: بخاری اور مسلم میں احادیث کی تعداد کتنی ہے؟

جواب: صحیح بخاری: اس میں کل مکررات کے ساتھ سات ہزار دو سو پچھتر احادیث ہیں جب کہ مکررات کو حذف کر دیں تو چار ہزار رہیں

صحیح مسلم: اس میں کل مکررات کے ساتھ بارہ ہزار احادیث ہیں لیکن اگر مکررات حذف کر دیں تو تقریبا چار ہزار رہ جاتی ہیں

سوال48: امام بخاری و مسلم رحمهما اللہ کی چھوڑی ہوئی احادیث کہاں ملیں گیں؟

جواب: ہم انہیں مشہور اور معتمد علیہ کتب سے پا سکتے ہیں جیسے صحیح ابن خزیمہ، صحیح ابن حبان مستدرک حاکم اور سنن اربعہ (نسائی، ابن ماجہ، ترمذی، ابو داؤد) اور سنن دار قطنی اور سنن بیہقی وغیرہ

سوال49: کیا مذکورہ کتب میں احادیث کا ذکر کرنا حدیث کے صحیح ہونے کے لیے کافی ہوگا؟

جواب: جی نہیں، حدیث کی صحت کے لیے اس کا ان کتب میں موجود ہونا کافی نہیں ہے بلکہ اس کی صحت پر نص بیان کرنا ضروری ہے اور اگر کسی صاحب کتاب نے شرط لگائی ہو کہ وہ صرف صحیح احادیث پر اکتفا کریں گیں جیسے صحیح ابن خزیمہ (اتو اس میں حدیث کا ذکر کر دینا کافی ہے)

سوال50: مستدرک حاکم، صحیح ابن خزیمہ اور صحیح ابن حبان کے بارے آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: مستدرک حاکم: کتب احادیث میں سے یہ ایک ضخیم کتاب ہے، جس میں مؤلف نے امام بخاری اور امام مسلم یا ان میں سے ایک کی شرط پر صحیح احادیث جمع کی ہیں اور جنہیں دوسرے ائمہ نے ذکر نہیں کیا، ایسے ہی بعض وہ صحیح احادیث بھی ذکر کی ہیں جو ان کے نزدیک صحیح تھیں اگرچہ وہ بخاری و مسلم کی شرط پر نہ تھیں یہ اعتبار کرتے ہوئے کہ ان کی اسناد صحیح ہیں، اور وہ احادیث بھی ذکر کر دیں جو صحیح نہ تھی لیکن ان پر تنبیہ بھی کی ہے، امام موصوف تصحیح احادیث میں متساہل ہیں لہذا ان کی ذکر کردہ احادیث کی تحقیق کرتے ہوئے ان کے مناسب حال ان پر حکم لگانا چاہیے

صحیح ابن حبان: یہ ایک نئی ترتیب و اسلوب کی کتاب ہے اور نہ تو یہ ابواب کی صورت پر مرتب کی گئی ہے اور نہ مسانید کی ترتیب پر اس لیے اس کا نام "التقاسیم والانواع" رکھا ہے اس کتاب میں کسی حدیث پر سے پردہ اٹھانا بہت مشکل ہے یعنی کسی حدیث کا انکشاف کرنا اور اس پر اطلاع پانا بڑا مشکل ہے۔ بعض متاخرین نے اسے ابواب پر ترتیب دیا ہے اور اس کے مصنف حدیث پر صحت کا حکم لگانے میں متساہل ہے، لیکن امام حاکم کی نسبت تساہل میں کم ہیں

صحیح ابن خزیمہ: حدیث کی اور اس کی طلب میں مستعد ہونے کی وجہ سے ابن خزیمہ کی کتاب صحیح ابن حبان سے اعلی مرتبہ پر فائز ہے یہاں تک کہ مصنف نے سند میں تھوڑے سے کلام کی وجہ سے حدیث کو صحیح کہنے سے توقف اختیار کیا ہے۔

سوال 51: صحیحیں پر مستخرج کا موضوع کیا ہے؟ نیز مستخرجات بیان کریں؟

جواب: مستخرج کا موضوع: مستخرج کا مصنف حدیث کی کسی کتاب کو لے کر ان کی احادیث کو اپنی ذاتی سندوں سے بیان کرے۔ اور اس صاحب کتاب کی اسناد کے علاوہ کوئی اور شخص اس کے شیخ میں یا اوپر کسی طبقے میں اس کے ساتھ سند میں شریک ہو (یعنی متابع ہو خواہ تامہ یا قاصرہ)

صحیحیں پر مشہور مستخرجات:

1) المستخرج لأبي بکر الاسماعیلی یہ صحیح بخاری پر ہے

2) المستخرج لابی عوانہ اسفرائینی یہ صحیح مسلم پر ہے

3) المستخرج لابی نعیم اصبھانی یہ بخاری و مسلم دونوں پر ہے

سوال 52: کیا مستخرجات کے مصنفین نے الفاظ میں صحیحین کی موافقت کا التزام کیا ہے؟

جواب: مستخرجات کے مصنفین نے الفاظ میں صحیحیں کی موافقت کا التزام نہیں کیا کیونکہ مستخرج وہ الفاظ روایت کرتے ہیں جو ان کو ان کے اساتذہ کے واسطے سے پہنچتے ہیں اس لیے بعض مواقع پر بعض الفاظ میں تھوڑا سا اختلاف واقع ہوا ہے اس طرح قدیم مؤلفین نے اپنی مستقل تصانیف میں جو احادیث درج کی ہیں، جیسے امام بیہقی امام بغوی اور ان جیسے دوسرے مؤلفین جو یہ کہتے ہیں۔ رواہ البخاری" و "رواہ مسلم" تو ان کے الفاظ میں بھی بعض موقعوں پر اختلاف واقع ہوا ہے، تو ان کا یہ کہنا کہ رواہ البخاری و مسلم اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کی اصل (معنی) کو انہوں نے روایت کیا ہے

سوال 53: کیا ایک حدیث جسے ہم مستخرجات سے نقل کرتے ہیں اسے ہم بخاری و مسلم کی طرف منسوب کر سکتے ہیں؟

جواب: کسی شخص کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ مستخرجات یا دوسری مذکورہ کتب سے ایک حدیث نقل کرے اور یہ کہے کہ اسے بخاری یا مسلم نے روایت کیا ہے۔ہاں دوشرطوں میں سے ایک شرط ہو تو جائز ہے دوشرط یہ ہیں

1) اس حدیث کا بخاری و مسلم کی اس موجود حدیث سے تقابل اور موازنہ کرے۔

2) مستخرج یا دوسری کتب کے مصنفین نے اس بات کی صراحت کی ہو کہ بخاری اور مسلم نے اس حدیث کو انہی لفظوں سے روایت کیا ہے۔

سوال54: صحیحیں پر مستخرجات کے کیا فوائد ہیں؟

جواب: صحیحین پر مستخرجات کے بہت سے فائدے ہیں جو تقریبا دس ہیں۔انہیں امام سیوطی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب تدریب میں بیان کیا ہے۔ لیکن کتاب میں تین فوائد بیان کئے گئے ہیں جو بہت اہم ہیں

1) **علو اسناد:** اس لیے کہ مثال کے طور پر اگر مستخرج کا مصنف ایک حدیث کو بخاری کے طریق سے روایت کرتا ہے تو یہ سند نازل ہوتی ہے اس سند کی بہ نسبت جو اس نے اپنی مستخرج میں بیان کی ہے۔

2) **صحیح کی تعداد میں اضافہ:** کیونکہ بعض احادیث میں الفاظ کا اضافہ اور تتمہ بیان ہو جاتا ہے۔

3) **کثرت طرق کی وجہ سے قوت کا حاصل ہونا:** تعارض کے وقت اس حدیث کو ترجیح دی جاتی ہے

سوال55: شیخین نے جو کچھ روایت کیا ہے اس کی صحت کا کیا حکم ہے؟

جواب: جن روایات کو انہوں نے متصل سند سے روایت کیا ہے ان کا حکم تو صحت کا ہے باقی وہ روایات جن کی سندوں کے شروع میں ایک یا زیادہ راوی حذف ہیں جس کا نام معلق رکھا گیا ہے اور معلق احادیث بخاری میں بہت زیادہ ہیں مگر تراجم ابواب اور پیش لفظ کے طور پر ہیں اور ابواب کی اندر نہیں ہیں۔اور صحیح مسلم میں سوائے ایک حدیث کے کوئی ایسی حدیث نہیں ہے اور وہ ایک حدیث تیمم کے باب میں ہے جسے امام مسلم نے دوسری جگہ موصول اور متصل بیان نہیں کیا ان احادیث کا حکم یہ ہے

1) جو صیغہ جزم اور معروف صیغے کے ساتھ ہیں جیسے قال، امر، ذکر، روی وغیرہ تو اس کا اپنے مضاف الیہ کی طرف صحت کا حکم ہے یعنی بالکل صحیح ہے

2) جو صیغہ جزم کے بغیر ہے جیسے یروی، یذ کر ، یحکی، روی، ذکر، وغیرہ (صیغہ مجہول ہو) تو اس کا اپنے مضاف الیہ کی طرف صحت کا حکم نہ ہو گا، لیکن اس کے باوجود یہاں پر کوئی زیادہ ضعف نہیں ہے کیونکہ وہ ایسی کتاب میں داخل ہوئی ہے جس کا نام صحیح ہے۔

سوال56: صحیح حدیث کے مراتب بیان کریں؟

جواب: یہ بات گذر چکی ہے کہ بعض علماء نے اپنے نزدیک جو اصح الاسانید ذکر کی ہیں اسی بناء پر اور صحت کی باقی شرطوں کے امکان پر یہ کہنا ممکن اور مناسب ہے کہ صحیح حدیث کے کئی مرتبے ہیں۔ اور اسکے اولا تین مراتب بیان کئے گئے ہیں اور وہ یہ ہیں

1) سب سے بلند مرتبہ اس حدیث کا ہے جو "اصح الاسانید" میں سے کسی سند سے مروی ہے ''مالك عن نافع عن ابن عمر"

2) اس سے نیچے اس کا مرتبہ ہے جو ان راویوں کی سند سے مروی ہو جو پہلی سند کے راویوں سے کم درجہ ہوں جیسے ''حماد بن سلمة عن ثابت عن انس"

3) اس کے بعد اس کا مرتبہ ہے جو ان راویوں سے مروی ہو جو ثقاہت کے ادنی درجہ سے موصوف ہیں جیسے سھیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هريره

اور اسی تفصیل کے مطابق حدیث صحیح سات مراتب کی طرف تقسیم ہوتی ہے

1) جس کی روایت پر امام بخاری اور امام مسلم رحمهما الله کا اتفاق ہو (یہ سب سے بلند مرتبہ ہے)

2) جسے صرف امام بخاری نے روایت کیا ہو۔

3) جیسے اکیلے امام مسلم نے بیان کیا ہو۔

4) جو بخاری و مسلم کی شرط پر ہو مگر انہوں نے روایت نہ کیا ہو۔

5) جو صرف بخاری کی شرط پر ہو مگر امام صاحب نے بیان نہ کیا ہو۔

6) جو صرف مسلم کی شرط پر ہو مگر انہوں نے بیان نہ کیا ہو۔

7) جو ان دونوں کے علاوہ ائمہ کے نزدیک صحیح ہو مثلا: ابن خزیمہ ہے اور ابن حبان وغیرہ مگر وہ حدیث شیخین کی شرط پر نہ ہو۔

سوال 57: شیخین کی شرائط بیان کریں؟

جواب: شیخین نے خود کسی شرط کی وضاحت نہیں کی کہ انہوں نے یہ شرط لگائی ہے یا اسے متعین کیا ہے سوائے صحیح کی متفق علیہ شرائط کے لیکن بحث کرنے والے علماء نے شیخین کے اسلوب کی تحقیق اور بحث و تمحیص کے بعد ہر ایک نے اپنے خیال کے مطابق کہا کہ ان دونوں کی فلاں شرط تھی یا ان میں سے ایک کی یہ شرط تھی۔ جبکہ اس بارے میں سب سے بہتر قول یہ ہے کہ شیخین یا ان میں سے کسی ایک کی شرط سے مراد یہ ہے کہ وہ حدیث ان دونوں کتابوں یا کسی ایک کتاب کے راویوں کی سند سے اس طرح مروی ہے کہ بیان میں اسی کیفیت کی رعایت رکھی گئی ہو جس کا شیخین نے ان راویوں سے روایت کرتے ہوئے التزام کیا ہے۔

سوال 58: محدثین کا قول "متفق علیہ" اس کا کیا مطلب ہے؟

جواب: محدثین کسی حدیث کے بارے کہیں "متفق علیہ" تو اس سے شیخین (امام بخاری و مسلم) کا اتفاق مراد ہوتا ہے یعنی امام بخاری اور امام مسلم اس حدیث کی صحت پر متفق ہیں اور یہاں امت کا اتفاق مراد نہیں ہوتا سوائے ابن الصلاح کے وہ فرماتے ہیں کہ شیخین کے اتفاق سے امت کا اتفاق خود بخود لازم آتا ہے کیونکہ امت نے اس حدیث کو قبول کرنے پر اتفاق کیا ہے جس پر یہ دونوں حضرات متفق ہوں

سوال 59: کیا صحت حدیث کے لیے عزیز ہونا شرط ہے؟

جواب: درست بات یہ ہے کہ کسی حدیث کے صحیح ہونے کے لیے اس کا عزیز ہونا شرط نہیں ہے عزیز اس معنی میں کہ اس کی دو سندیں ہوں کیونکہ صحیحین میں بہت سی احادیث صحیحہ موجود ہیں حالانکہ وہ غریب ہیں لیکن بعض علماء نے اس کا دعوی کیا ہے (یعنی انہوں نے عزیز ہونے کی شرط لگائی ہے) جیسے ابو علی الجبائی اور امام حاکم ہیں لیکن ان کا یہ قول اجماع امت کے خلاف ہے

سوال 60: حدیث حسن کا لغوی معنی اور مختار اصطلاحی تعریف بیان کریں؟

جواب: لغوی معنی: یہ صفت مشبہ کا صیغہ ہے "**حسن**" سے مشتق ہے جس کے معنی جمال اور خوب صورتی کے ہیں

حدیث حسن کی مختار اصطلاحی تعریف: وہ حدیث جس کی سند متصل ہو اور اسے نقل کرنے والے راوی اول تا آخر عادل ہوں لیکن ضبط اور یادداشت خفیف اور کم ہو اور وہ حدیث معلل اور شاذ نہ ہو۔

سوال 61: حدیث حسن کی دوسری تعریفات بیان کریں؟ نیز ان میں بہتر تعریف کونسی ہے؟

حدیث حسن کی اصطلاحی تعریفات: حسن کے صحیح اور ضعیف کے درمیان ہونے کی وجہ سے اس کی تعریف میں علماء کے مختلف اقوال ہیں اور اس لیے بھی اس کی تعریف میں اختلاف ہے کہ بعض علماء نے اسے صحیح اور ضعیف کی ایک قسم شمار کیا ہے اور ان میں چند یہ ہیں

1) **خطابی کی تعریف:** وہ حدیث جس کا مخرج معلوم ہو اس کے راوی مشہور ہوں اور اکثر احادیث کا مدار اس پر ہو یعنی جسے اکثر علمانے قبول کیا ہو۔ اور اکثر فقہانے اسے استعمال کیا ہو، یعنی اس سے فقہی استدلال کئے ہوں۔

2) **امام ترمذی کی تعریف:** ہر وہ حدیث جو اس طرح مروی ہو کہ اس کی سند میں متہم با کذب راوی نہ ہو وہ حدیث شاذ نہ ہو اور اس جیسے کئی طرق سے مروی ہو، وہ حدیث ہمارے نزدیک حسن ہے

3) **حافظ ابن حجر کی تعریف:** وہ خبر واحد جو عادل اور تام الضبط راویوں سے مروی ہو اس کی سند متصل ہو اور وہ معل اور شاذ نہ ہو وہ حدیث صحیح لذاتہ ہے، لیکن اگر راوی کا ضبط خفیف ہو تو حسن لذاتہ ہے اور مؤلف فرماتے ہیں کہ حافظ ابن حجر کے نزدیک حسن حدیث وہ صحیح حدیث ہے جس کے راوی کا ضبط خفیف ہو یعنی قلیل ہو اور یہ حسن کی سب سے بہتر تعریف ہے۔

سوال 62: حدیث حسن کا حکم بیان کریں؟

جواب: حجت پکڑنے میں یہ حدیث صحیح کی طرح ہے اگرچہ قوت میں اس سے کم درجے کی ہے، اس لیے فقہاء نے اس سے حجت پکڑی اور اس پر عمل کیا اور بڑے بڑے محدثین اور اصولی بھی اس سے حجت پکڑنے کے قائل ہیں سوائے چند متشدد علماء کے اور بعض تساہل برتنے والوں نے اسے صحیح کی انواع میں داخل کیا ہے جیسے حاکم، ابن حبان اور ابن خزیمہ وغیرہ نے باوجود اس کے کہ وہ اقرار کرتے ہیں کہ حسن، مذکورہ صریح صحیح حدیث سے کم درجے پر ہے۔

سوال63: حدیث حسن کی مثال بیان کریں؟

جواب:: اس کی مثال وہ حدیث ہے جسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے (قال حدثنا قتيبة حدثنا جعفر بن سليمان الضبعي عن ابي عمران الجوني عن أبي بكر بن أبي موسى الاشعري قال : سمعت أبي بحضرة العدو يقول : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن أبواب الجنة تحت ظلال الشيوف

ترجمہ: جنت کے دروازے تلواروں کے سائے تلے ہیں۔

اس حدیث کے متعلق امام ترمذی ﷺ فرماتے ہیں " هذا حديث حسن غريب " اور یہ حدیث حسن ہے کیونکہ اس کی سند کے چار راوی ثقہ ہیں سوائے جعفر بن سلیمان ضبعی کے کہ وہ حسن الحدیث ہے (اس کی حدیث حسن ہوتی ہے) اسی وجہ سے حدیث صحیح کے مرتبے سے اتر کر حسن کے مرتبے میں پہنچ چکی ہے

سوال64: حدیث حسن کے مراتب کے بارے آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: جس طرح صحیح کے مرتبے تھے، کہ بعض مرتبے دوسرے مرتبوں سے مختلف تھے، ایسے ہی حسن کے بھی مرتبے ہیں امام ذہبی نے دو مرتبے بنائے ہیں۔

1) سب سے بلند مرتبہ یہ ہے "بهز بن حكيم عن أبيه عن جده" اور "عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده اور ابن اسحاق عن التیمی اور یہ وہ امثلہ ہیں، جن کے متعلق صحیح کہا گیا ہے، جبکہ یہ صحیح کے نچلے اور ادنی درجے میں سے ہے

2) پھر وہ مرتبہ ہے جس کے حسن اور صحیح ہونے میں اختلاف ہو: جیسے عاصم بن ضمرہ اور حارث بن عبد اللہ اور حجاج بن ارطاہ وغیرہ کی حدیث

سوال65: محدثین کے قول "حدیث صحیح الا سناد" یا "حسن الا سناد" کا مقام و مرتبہ اور اس سے مراد واضح کریں؟

جواب: محدثین کا قول "هذا حديث صحيح الا سنا" اس کا درجہ ان کے قول "ہذا حديث صحيح" سے کم ہوتا ہے اور ایسے ہی ان کا کہنا" ہذا حديث حسن الاسناد" اس کا درجہ محدثین کے اس قول "ہذا حديث حسن" سے کم ہوتا ہے

جب محدث کہتا ہے، " هذا حديث صحيح " تو وہ اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ اس حدیث میں صحت کی پانچ شرطیں مکمل طور پر موجود ہیں جب وہ کہتا ہے "هذا حديث صحيح الاسناد" تو وہ صحت کی شرطوں میں سے تین شرطوں کی ضمانت دیتا ہے جو یہ ہیں سند کا متصل ہونا، راویوں کا عادل ہونا اور راویوں کا ضابط ہونا وہ شذوذ یا علت کی نفی کی ضمانت نہیں دیتا، کیونکہ اس کے پاس ان کا ثبوت نہیں ہوتا لیکن جب کوئی حافظ (محدث سے بلند درجے والا) جس کے قول پر اعتماد کیا جاتا ہے اگر اسی پر اکتفا کرے کہ "هذا حديث صحيح الا سنا" اور اس کی کوئی علت نہ بیان کی گئی ہو تو ظاہر بات یہ ہے کہ متن صحیح ہو گا کیونکہ متن میں اصل علت اور شذوذ کا نہ ہونا ہے

سوال66: امام ترمذی کے قول "حدیث صحیح حسن" کا مطلب واضح کریں؟

جواب: اس عبارت سے امام ترمدی کے مقصود اور مراد کے متعلق علما نے متعدد جواب دیئے ہیں۔ سب سے بہتر وہ جواب ہے جو حافظ ابن حجر نے بیان کیا ہے اور جسے امام سیوطی نے پسند کیا ہے

اور وہ یہ ہے کہ اگر حدیث کی دو یا دو سے زائد سند ہیں تو معنی یہ ہوں گے کہ ایک سند کے اعتبار سے یہ حدیث حسن ہے اور دوسری کے اعتبار سے صحیح ہے

اگر اس کی ایک ہی سند ہو تو مطلب یہ ہو گا کہ یہ ایک قوم کے نزدیک حسن ہے اور دوسری کے نزدیک صحیح ہے

گویا کہ قائل اس اختلاف کی طرف اشارہ کرنا چاہتا ہے جو اس حدیث کے حکم میں علما کے درمیان موجود ہے یا پھر اس قائل کے نزدیک ان میں سے کوئی قول راجح نہیں ہے

سوال67: امام بغوی علیہ الرحمہ کی المصابیح میں احادیث کی تقسیم بیان کریں؟

1) **جواب:** امام بغوی نے اپنی کتاب المصابیح میں اپنی ایک خاص اصطلاح پر احادیث درج کی ہیں اس طرح کہ وہ صحیحین یا ان میں سے کسی ایک کی احادیث کی طرف اپنے اس قول کے ساتھ اشارہ کرتے ہیں "صحیح" اور سنن اربعہ کی احادیث کی طرف اس قول سے اشارہ کرتے ہیں "حسن" یہ ایک ایسی اصطلاح ہے جو محدثین کی عام اصطلاح سے نہیں ملتی۔ کیونکہ سنن اربعہ میں صحیح، حسن، ضعیف اور منکر احادیث موجود ہیں اس لیے اس بات پر ابن الصلاح اور امام نووی نے تنبیہہ کی ہے، مصابیح کتاب پڑھنے والے پر ضروری ہے، کہ اسے امام بغوی کی اس اصطلاح کا علم ہو اور متنبہ رہے جو انہوں نے احادیث کے متعلق کہا ہے **"صحیح" یا "حسن"**

سوال68: کن کتابوں میں حسن احادیث پائی جاتی ہیں؟

جواب: علما نے صرف حسن احادیث کے لیے کوئی الگ کتب تصنیف نہیں کیں جیسا کہ انہوں نے صحیح احادیث کے لیے مستقل کتب لکھی ہیں، لیکن کچھ ایسی کتابیں موجود ہیں جن میں حسن احادیث کثرت سے موجود ہیں۔ ان میں۔ مشہور ترین کتب یہ ہیں

1) جامع ترمذی: جو کہ سنن ترمذی کے نام سے مشہور ہے

2) سنن ابی داؤد: یہ امام ابو داؤد سجستانی کی تصنیف ہے

3) سنن دار قطنی: امام دار قطنی نے اس کتاب میں بہت سی احادیث کے حسن ہونے پر نص بیان فرمائی ہے

سوال69: صحیح لغیرہ کی تعریف، وجہ تسمیہ اور مرتبہ بیان کریں؟

جواب: صحیح لغیرہ کی تعریف: وہ حسن لذات حدیث کہ جب اس جیسی یا اس سے قوی حدیث دوسری سند سے روایت کی جائے تو اس کا نام صحیح لغیرہ رکھتے ہیں۔ اس کو صحیح لغیرہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس میں صحت خود پہلی سند کی وجہ سے نہیں آتی بلکہ وہ اس کے غیر سے (یعنی دوسری سند سے) ملنے پر آتی ہے۔

صحیح لغیرہ کا مرتبہ: یہ حسن لذات سے بلند ہوتی ہے لیکن صحیح لذاتہ سے نچلے درجے پر ہوتی ہے۔

سوال70: صحیح لغیرہ کی مثال بیان کریں؟

جواب: محمد بن عمرو عن ابي - سلمة عن أبي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لولا أن أشق على أمتي لأمرتهم بالسواک عند کل صلوۃ

ترجمہ: اگر مجھے امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

ابن الصلاح فرماتے ہیں کہ محمد بن عمرو بن علقمہ صدق اور صیانت و حفاظت میں مشہور ہے لیکن یہ متقن راویوں میں سے نہیں ہے حتی کہ بعض علمانے اسے حافظے کی کمزوری کی وجہ سے ضعیف کہا ہے جب کہ بعض نے اس کی سچائی اور عظمت کی وجہ سے اسے ثقہ کہا ہے اس سبب سے اس کی حدیث حسن ہے جب اس سند سے وہ سندیں اور طریق ملیں جن سے یہ حدیث مروی ہے تو وہ کمی اور خوف زائل ہو گیا جس کا اس کے حافظے کی کمی کی وجہ سے ہمیں ڈر تھا اور اس طرح وہ تھوڑی سی کمی پوری ہو گئی تو یہ سند صحیح قرار پائی اور صحیح کے درجے کو پہنچ گئی

سوال 71: حسن لغیرہ کی تعریف، نیز ضعیف حدیث حسن لغیرہ کے درجے کو کب پہنچے گی؟

جواب: وہ ضعیف حدیث جس کی سندیں زیادہ ہوں اور اس کے ضعیف ہونے کا سبب راوی کا فاسق یا کاذب ہونا نہ ہو۔ اس تعریف سے اس بات کا فائدہ حاصل ہوا ہے کہ ضعیف حدیث دو امور کی وجہ سے حسن کے درجے کو پہنچ جاتی ہے

1) وہ حدیث ایک یا زیادہ دوسری سندوں سے مروی ہو اور وہ پہلی سند جیسی یا اس سے قوی ہوں۔

2) اس حدیث کے ضعف کا سبب سوء حفظ ہو یا سند میں انقطاع ہو یا کوئی راوی مجہول ہو۔

سوال 72: حسن لغیرہ کا حکم اور مرتبہ بیان کریں؟

جواب: حکم: یہ اس مقبول سے ہے جس سے حجت پکڑی جاتی ہے۔

حسن لغیرہ کا مقام و مرتبہ: حسن لغیرہ حدیث حسن لذاتہ سے نچلے درجے میں ہوتی ہے تو اسی بنیاد پر جب حسن لذات اور حسن لغیرہ باہم متعارض ہوں تو حسن لذاتہ کو مقدم اور راجح سمجھا جائے گا۔

سوال 72: حسن لغیرہ کی مثال بیان کریں؟

جواب: وہ حدیث جسے ترمذی نے روایت کیا ہے اور حسن کہا ہے

"شعبة عن عاصم بن عبيد الله عن عبد الله بن عامر بن ربيعة عن ابيه أن إمرأة من بني فزارة تزوجت على نعلين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أرضيت من نفسك ومالك بنعلين؟ قالت نعم فاجاز"

ترجمہ: بنو فزارہ قبیلے کی ایک عورت نے دو جوتوں پر بطور حق مہر انکاح کرایا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تو اپنے بارے میں اس حال پر راضی اور خوش ہے تو وہ کہنے لگی ہاں تو آپ نے اس نکاح کو جائز قرار دیا اور نافذ کیا۔

امام ترندی فرماتے ہیں اس بارے میں حضرت عمر، حضرت ابو ہریرہ حضرت عائشہ اور حضرت ابو حدرد سے مرویات موجود ہیں۔ مذکورہ سند میں عاصم راوی اپنے حافظے کی کمزوری کی وجہ سے ضعیف ہے، لیکن چونکہ یہ حدیث دوسرے طرق سے مروی ہے۔ اس لیے امام ترمذی ﷺ نے اسے حسن کہا ہے۔

سوال 73: مقبول خبر واحد جو محتف بالقرائن ہو اس سے کیا مراد ہے؟

جواب: محتف بالقرائن سے مراد وہ اخبار ہیں جن کا احاطہ کچھ زائد امور نے کیا ہے یا وہ زائد امور ان سے مقترن ہیں جو مقبول کو بطور شرائط کے مطلوب ہیں۔

سوال 74: جب زائد امور خبر واحد سے ملتے ہیں تو کیا فائدہ دیتے ہیں؟

جواب: یہ زائد امور جب خبر واحد سے ملتے ہیں تو اسے قوت میں مزید بڑھاتے ہیں اور ان کی دوسری اخبار احاد پر خصوصیت قائم کرتے ہیں جو ان زائد قرائن سے خالی ہیں اور غیر پر اسے (جو محتف بالقرائن ہو) ترجیح دیتے ہیں۔

سوال 75: خبر محتف بالقرائن کی انواع بیان کریں؟

جواب: وہ خبر جو محتف بالقرائن ہو اس کی چند انواع ہیں۔ ان میں سے مشہور یہ ہیں:

1) وہ حدیث جسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہو اور وہ تواتر کی حد کو نہ پہنچی ہو تو ایسی خبر کا چند قرائن نے احاطہ کیا ہے اور وہ یہ ہیں:

1) اس فن میں بخاری و مسلم کی عظمت اور جلالت کا ہوتا

2) ان دونوں ائمہ کا اپنے غیر سے صحیح کی تمیز میں مقدم ہونا

3) علما کا ان دونوں کی کتابوں کو تلقی بالقبول کرنا

2) جب اس حدیث کے مختلف طرق اور سندیں ہوں اور وہ تمام کے تمام راویوں ضعف اور علل سے محفوظ ہوں

3) اسے مسلسل حافظ اور متقن وضابط رواۃ نے بیان کیا ہو اس حیثیت سے کہ وہ غریب نہ ہو۔

سوال76: محتف بالقرائن کا حکم بیان کریں؟

جواب: اخبار احاد مقبول کی کوئی بھی قسم ہو تو خبر محتف بالقرائن اس سے رائج ہو گی۔ اگر خبر محتف بالقرائن کسی اور حدیث سے (جو محتف بالقرائن نہیں ہے) باہم متعارض ہو تو خبر محتف بالقرائن کو مقدم اور راج سمجھا جائے گا۔

سوال77: خبر مقبول کی کتنی اور کونسی قسمیں ہیں؟

جواب: اس کی دو قسمیں ہیں:

1) معمول بہ

2) غیر معمول بہ

سوال78: محکم حدیث کی لغوی واصطلاحی تعریف بیان کریں؟

2) **جواب: لغوی تعریف:** یہ "**احکم**" سے مفعول کا صیغہ ہے جس کا معنی "**اتقن**" یعنی پختہ ہوا۔

اصطلاحی تعریف: : وہ مقبول حدیث جو اپنی جیسی متعارض حدیث سے سلامت ہو اور اکثر احادیث اس نوع سے ملتی ہیں۔ باقی متعارض اور مختلف احادیث مجموعی لحاظ سے بہت کم ہیں۔

سوال79: مختلف الحدیث کی لغوی واصطلاحی تعریف بیان کریں؟

جواب: لغوی تعریف: یہ "اختلاف" مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ ہے جو اتفاق کی ضد ہے۔ مختلف الحدیث کے معنی یہ ہیں کہ وہ احادیث جو ہم تک اس طرح پہنچتی ہیں کہ وہ معنی و مراد میں ایک دوسرے سے متعارض اور مخالف ہیں یعنی معنی و مراد میں ایک دوسرے کی متضاد اور الٹ ہیں۔

اصطلاحی تعریف: وہ مقبول حدیث جس کے مخالف اس جیسی حدیث موجود ہو لیکن ان کے درمیان جمع اور موافقت ممکن ہو۔

سوال 80: مختلف الحدیث کی مثال اور تطبیق کی صورت واضح کریں؟

جواب: "لا عدوی ولا طیرۃ" کوئی بیماری متعدی نہیں اور بدگمانی درست نہیں اس حدیث کو امام مسلم نے نکالا ہے اور یہ متعارض ہے اس حدیث سے "فر من المجذوم فرارك من الأسد"

"جذام کی بیماری والے سے اس طرح بھاگ جیسے تو شیر سے بھاگتا ہے۔"

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

یہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں، ان کا ظاہر آپس میں متعارض ہے کیونکہ پہلی حدیث بیماری کے متعدی ہونے کی نفی کرتی ہے جب کہ دوسری اسے ثابت کرتی ہے تو علمانے ان میں تطبیق دی ہے اور ان کے معنوں میں متعدد طریقوں سے موافقت بیان کی ہے۔

مذکورہ دونوں حدیثوں میں تطبیق:

یہاں میں وہ تطبیق ذکر کرتا ہوں جو حافظ ابن حجر نے پسند کی ہے اور وہ یہ ہے

ان دونوں احادیث میں تطبیق کی کیفیت یہ ہے کہ کہا جائے گا کہ بیماری کے متعدی ہونے کی نفی کی گئی ہے اور غیر ثابت ہے جس کی دلیل سرکار صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمان ہے کہ

3) کہ " لا یعدی شیئ شیئا " کوئی چیز کسی چیز کو متعدی نہیں بناتی اور آپ کا وہ فرمان بھی ہے کہ جس میں معارضہ کرتے ہوئے ایک اعرابی نے کہا کہ: " بأن البعیر الاحرب یکون بین الإبل الصحیحة فیخالطها فتجرب" تو آپ نے فرمایا "فمن أعدی الاول" کہ پہلے کو کس نے بیماری لگائی تھی۔ مطلب واضح ہے کہ یقینا اللہ تعالی نے ہی دوسرے اونٹ میں ابتدا میں بیماری پیدا کی جس طرح اللہ تعالی نے پہلے اونٹ کو لگائی تھی۔ باقی رہی بات مجذوم سے بھاگنے کے حکم کی تو یہ سد الذرائع (غلط عقیدہ کا راستہ بند کرنا) کے باب سے

ہے تاکہ ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص اس مجذوم کے پاس رہتا ہے اور تقدیراً من جانب اللہ اس وقت اسے بیماری لگ جاتی ہے تو وہ سمجھے گا کہ شاید مجھے اس نے بیماری لگائی ہے اور وہ بیماری کے متعدی ہونے کا عقیدہ رکھ لے گا جس کی نفی کی گئی ہے اور وہ گناہ میں واقع ہو گا اس لیے ایسے عقیدے سے اجتناب کے طور پر اسے مجذوم سے اجتناب کرنے کا حکم ملا کہ جس کے سبب وہ گناہ میں پڑ سکتا تھا۔

سوال 81: جب کوئی شخص دو مقبول متعارض حدیثیں پائے تو کیا عمل کرئے گا؟

جواب: اس صورت میں درج ذیل عمل ہو گا

1) جب ان دونوں میں تطبیق ممکن ہو: دونوں کے درمیان تطبیق متعین کرئے تو ان دونوں احادیث پر عمل کرنا واجب ہو گا۔

2) کسی بھی وجہ سے تطبیق ممکن نہ ہو: جب دونوں احادیث کے درمیان تطبیق ممکن نہ ہو تو اس وقت یہ صورت حال ہو گی

1) کہ دونوں میں سے ایک کا نسخ معلوم ہو: تو ہم ناسخ کو مقدم کریں گے اور اس پر عمل کریں گے اور منسوخ کو چھوڑ دیں گے

2) اگر نسخ کا علم نہ ہو: تو اس وقت ان میں سے ایک کو دوسری پر اسباب ترجیح میں سے کسی سبب کے ذریعے ترجیح دیں گے۔ ترجیح کے پچاس یا اس سے زیادہ اسباب ہیں۔ مرجوح کو ترک کر کے راجح پر عمل کریں گے۔

3) اور اگر ایک کو دوسری پر ترجیح بھی نہ دی جا سکتی ہو: تو اس وقت دونوں پر عمل کرنے سے توقف کیا جائے گا حتی کہ ہمارے لیے ترجیح کا کوئی سبب نکل آئے۔

سوال 82: دو حدیثوں کے درمیان تطبیق کرنا اس علم کی اہمیت بیان کریں نیز اس علم کی معرفت میں کامل کون ہیں؟

جواب: یہ "جمع بین الحدیثین" علوم حدیث میں سے اہم ترین فن ہے جب کہ اس کی پہچان و معرفت کے لیے تمام علما مجبور ہیں اور اس میں کامل اور ماہر صرف وہ ائمہ ہیں تو حدیث اور فقہ کو جمع کیے ہوئے ہیں اور وہ اصولی جو دقیق اور باریک معانی میں دور اندیش ہیں تو ان لوگوں پر یہ کام کوئی مشکل نہیں ہے سوائے شاذ و نادر مقامات کے۔ اور متعارض دلائل نے علما کو مشغول اور مصروف رکھا ہے اور اس میں ان کی قابلیت اور دقت فہم اور عمدہ اختیار و پسند کا

اظہار ہوتا ہے جیسا کہ اس میں بعض علما کے مواد و اسلوب کی تقلید کرنے والے کہ انہوں نے اس کی گہرائی میں غوطہ لگایا تو پھسل گئے

سوال 83: مختلف الحدیث کے بارے مشہور تصانیف بیان کریں؟

جواب: تین تصانیف ذکر کی گئی ہیں:

4) **اختلاف الحدیث:** امام شافعی کی کتاب ہے

5) **تاویل مختلف الحدیث:** ابن قتیبہ عبد اللہ بن مسلم کی تصنیف ہے

6) **مشکل الآثار:** ابو جعفر احمد بن سلامہ امام طحاوی کی تصنیف ہے

سوال 83: ناسخ و منسوخ کی لغوی و اصطلاحی تعریف بیان کریں؟

جواب: **لغوی تعریف:** اس کے دو معانی ہیں

7) "**الإزالة**" اسی سے ہے "**نسخت الشمس الظل**" سورج نے سائے کو زائل کر دیا

8) "**النقل**" اس سے ہے "**نسخت الکتاب**" میں نے کتاب کو نقل کیا تو گویا کہ ناسخ بھی منسوخ کو زائل کر دیتا ہے اور اسے دوسرے حکم کی طرف منتقل کر دیتا ہے

اصطلاحی تعریف: شارع کا اپنے پہلے حکم کو بعد والے نازل کردہ حکم کے سے اٹھا لینا اور زائل کر دینا

سوال 84: ناسخ و منسوخ احادیث کی معرفت اور اس دشواری اور مشہور علماء بیان کریں؟

جواب: ناسخ اور منسوخ احادیث کی معرفت ایک اہم اور مشکل فن ہے ناسخ کو منسوخ سے پہچاننے نے علما کو تھکا دیا ہے اور عاجز کر دیا ہے۔ اور اس میں اپنے فن کا مظاہرہ کرنے والے مشہور ترین امام شافعی ہیں۔ انہوں نے اس میدان میں کافی مہارت اور پیش قدمی کی اور ید طولی حاصل کیا ہے۔ امام احمد علیہ الرحمہ نے ابن وارہ سے کہا جس وقت وہ مصر سے آیا تھا کیا تو نے امام شافعی کی کتاب لکھی ہے؟ وہ کہنے لگا "نہیں" کہا کہ تو نے تفریط سے کام لیا ہے، کیونکہ ہمیں مجمل اور مفسر اور ناسخ و منسوخ کا علم اس وقت ہوا جب امام شافعی کی صحبت اختیار کی

سوال 85: ناسخ و منسوخ کی معرفت کیسے ہوتی ہے؟

جواب: ناسخ و منسوخ کی معرفت ان چار امور میں سے کسی ایک سے ہو گی

9) **رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم خود تصریح فرما دیں:** جیسا کہ بریدہ سے صحیح مسلم میں حدیث ہے "میں نے تم کو قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا تو اب ان کی زیارت کیا کرو بے شک وہ آخرت کی یاد دلاتی ہیں۔

10) **صحابی بیان کرے:** جیسا کہ "جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا دو امور میں سے آخری امر یہ تھا کہ آگ کی پکی ہوئی چیز سے وضوء نہیں کیا

11) **تاریخ کے ذریعے معلوم ہو:** جیسے شداد بن اوس سے مروی ہے "أفطر الحاجم والمحجوم" یہ حدیث منسوخ ہے۔ اس کی ناسخ ابن عباس کی یہ حدیث ہے "ان النبي صلی اللہ علیہ وسلم إحتجم وھو محرم صائم" کیونکہ شداد والی حدیث کے بعض طرق میں موجود ہے کہ یہ قصہ فتح مکہ کا ہے جب کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما حجۃ الوداع میں آپ کے ساتھ تھے

12) **اجماع کی دلالت:** جیسے یہ حدیث ہے

"من شرب الخمر فاجلدوه فإن عاد في الرابعة فاقتلوه"

امام نووی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ "اجماع اس حدیث کے منسوخ ہونے پر دلالت کرتا ہے اور اجماع نہ منسوخ کرتا ہے اور نہ منسوخ ہوتا ہے بلکہ ناسخ پر دال ہوتا ہے

سوال 86: خبر مردود میں کتنی فصلیں بیان کی گئی ہیں؟

جواب: اس میں تین فصول کا بیان ہے

(1) ضعیف

(2) سقط من الاسناد کے سبب مردود

(3) طعن فی الراوی کے سبب مردود

سوال 87: خبر مردود کی تعریف بیان کریں؟

جواب: جس کی خبر دینے والے (راوی) کا صدق راجح نہ ہو۔ اور یہ مقبول کی ایک یا زیادہ شرطوں کے نہ ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے جن کا بیان صحیح کی بحث میں گزرا ہے۔

سوال 87: مردود کی اقسام بیان کریں؟

جواب: علما نے خبر مردود کو بہت سی قسموں میں تقسیم کیا ہے اور ان قسموں میں سے اکثر پر ایک خاص نام کا اطلاق کیا ہے اور کچھ وہ بھی ہیں جن پر خاص نام کا اطلاق نہیں کیا بلکہ عام نام سے ذکر کیا ہے جو ضعیف ہے۔ حدیث کے مردود ہونے کے بہت سے اسباب ہیں لیکن وہ بالجملہ دو بڑے بنیادی اسباب پر موقوف ہیں۔ (1) اسناد میں سقوط (2) راوی میں طعن ان دو اسباب کے تحت متعدد انواع و اقسام ہیں

سوال 88: ضعیف کی لغوی و اصطلاحی تعریف بیان کریں نیز امام بیقونی کا شعر بھی لکھیں؟

جواب: لغوی تعریف: قوی کی ضد ہے اور ضعف حسی اور معنوی ہوتا ہے لیکن یہاں پر ضعف معنوی مراد ہے

اصطلاحی تعریف: وہ خبر جس میں حسن کی صفت جمع نہ ہو حسن کی شرطوں میں سے کسی شرط کے مفقود ہونے کی وجہ سے

امام بیقونی اپنے اشعار میں فرماتے ہیں

وکل ما عن رتبة الحسن قصر　　فهو الضعيف وهو أقسام كثير

ترجمہ: ہر وہ چیز جو حسن کے رتبے سے قاصر ہو وہ ضعیف ہے جس کی بہت سی قسمیں ہیں

سوال 89: اوھی الاسانید کے بارے آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: صحیح میں اصح الاسانید کی بحث گذری ہے اس کی بنیاد پر علما نے ضعیف کی بحث میں ان اسانید کا ذکر کیا ہے جنہیں "اوھی الاسانید" سے موسوم کیا گیا ہے اور امام حاکم نیشاپوری نے اوھی الاسانید کا بڑا مجموعہ ذکر کیا بعض صحابہ بعض جہات اور بعض علاقوں کی نسبت اور ان میں چند مثالیں یہ ہیں

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کی نسبت "اوھی الاسانید" یہ ہے

" صدقه بن موسى الدقيقي عن فرقد السبخي عن مره الطيب عن ابى بكر "

شامیوں کی اسانید میں "اوھی الاسانید" یہ ہے

" محمد بن قيس المصلوب عن عبيدالله بن زحر عن على بن يزيد عن القاسم عن ابى امامه"

ابن عباس کی نسبت سے "اوھی الاسانید" یہ ہے

"السدى الصغير محمد بن مروان عن الكلبي عن أبي صالح عن ابن عباس"

سوال 90: ضعیف حدیث کی مثال بیان کریں؟

جواب: امام ترمذی نے حکیم اثرم کے طریق سے نقل کیا ہے

حكيم الأثرم عن أبي تميمة الهجيمى عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من أتى حائضا أو إمرأة في دبرها أو كاهنا فقد كفر بما أنزل على محمد صلى الله عليه وسلم

ترجمہ: جو حیض والی عورت کے پاس یا عورت کی دبر میں آیا یا کاھن کے پاس گیا تو اس نے انکار کیا اس کا جو محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر نازل کیا گیا

اس حدیث کو درج کرنے کے بعد امام ترمذی فرماتے ہیں ہم اس حدیث کو صرف حكيم اثرم عن ابى تميمه جهمى عن ابى هريرة کی سند سے جانتے ہیں۔ پھر فرماتے ہیں امام بخاری نے اس حدیث کو اسکی سند کے اعتبار سے ضعیف کہا ہے اور مؤلف فرماتے ہیں کہ میں کہتا ہوں اس کی سند میں حکیم اثرم راوی ہونے کی وجہ سے علما نے اسے ضعیف کہا ہے حافظ ابن حجر اس کے متعلق "تقریب التهذیب" میں فرماتے ہیں "فیہ لین" اس میں ضعف ہے۔

سوال 91: ضعیف حدیث کو بیان کرنے کے متعلق حکم لکھیں؟

جواب: محدثین وغیرہ کے نزدیک ضعیف احادیث اور جن کی سندوں میں تساھل ہے ان کا ضعف بیان کیے بغیر بیان کرنا دو شرطوں کے ساتھ جائز ہے بخلاف موضوع احادیث کے کہ ان کا موضوع ہونا بیان کیے بغیر انہیں بیان کرنا نا جائز ہے۔ اور وہ دو شرطیں یہ ہیں

1) **ان کا تعلق عقائد سے نہ ہو:** جیسے صفات باری تعالی ہے

2) **حلال وحرام سے متعلق شرعی احکام کے بیان میں نہ ہوں:**

یعنی ضعیف احادیث کو وعظ و ترغیب و ترہیب اور قصے و خطابات اور ان جیسے مواقع پر بیان کرنا جائز ہے اور جن علما سے ان کے بیان کرنے میں تساھل منقول ہے وہ سفیان ثوری، عبد الرحمن بن مہدی اور احمد بن حنبل ہیں۔

سوال 92: کیا ضعیف احادیث کو بغیر اسناد کے بیان کر کے "قال رسول اللہ کذا" کہہ سکتے ہیں؟

جواب: جی نہیں اگر آپ ضعیف احادیث کو بغیر سند کے بیان کرتے ہیں تو پھر یوں نہیں کہنا چاہیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یوں فرمایا بلکہ آپ کہیں " روی عن رسول اللہ ﷺ کذا" یعنی رسول اللہ ﷺ سے یوں بیان کیا جاتا ہے یا "بلغنا عنہ کذا" یعنی ہمیں آپ کے متعلق یوں پہنچا ہے اس جیسے الفاظ استعمال کریں تاکہ آپ پر اس حدیث کو بالجزم رسول اللہ ﷺ کی حدیث کہنا لازم نہ آئے جس کے ضعف کو آپ جانتے ہیں۔

سوال 93: ضعیف حدیث پر عمل کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: ضعیف حدیث پر عمل کرنے کے بارے میں علما میں اختلاف ہے جمہور علما کے نزدیک فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل کرنا تین شرطوں کے ساتھ مستحب ہے اور یہ تین شرطیں یہ ہیں

1) ضعف شدید نہ ہو

اور وہ حدیث معمول بہ اصول و قواعد کے تحت درج ہو

2) عمل کرتے ہوئے اس کے ثبوت اور صحت کا اعتقاد نہ ہو بلکہ احتیاط کا عقیدہ ہو

سوال 94: سقط من الاسناد سے کیا مراد ہے؟

جواب: سند میں سقوط سے مراد یہ ہے کہ بعض راویوں کی طرف سے جان بوجھ کر یا غیر قصد کے ایک راوی یا زیادہ کے سقوط کی وجہ سے سلسلہ اسناد منقطع ہو جائے سند کے اول سے ہو یا آخر سے یا درمیان سے وہ سقوط ظاہری ہو یا مخفی

سوال95: ظہور و خفاء کے اعتبار سے "سقط من الاسناد" کی کتنی اور کونسی قسمیں ہیں؟

جواب: ظہور و خفاء کے اعتبار سے استاد سے منقوط کی دو قسمیں ہیں

1)سقط ظاہر 2)سقط خفی

سوال96: سقط ظاہر کی معرفت کیسے ہوتی ہے؟

جواب: اس سقوط کا علم راوی اور اس کے شیخ کے درمیان عدم ملاقات سے ہوتا ہے یا اس لئے (ملاقات نہیں) ہوئی کہ اس (راوی) نے اس (شیخ) کا زمانہ نہیں پایا، یا اس کا زمانہ پایا لیکن وہ اکٹھے نہیں ہوئے اور اسے اس کی طرف سے اجازت اور وجادت حاصل نہیں ہوئی

اسی لئے اسانید میں بحث کرنے والا راویوں کی تاریخ جاننے کا محتاج ہوتا ہے کیونکہ اس تاریخ میں ان کی والاوت، وفات ،طلب علم کے اوقات اور سفر وغیرہ کا بیان شامل ہوتا ہے

سوال97: علما حدیث نے سقط ظاہر کے سقوط کی جگہ اور ساقط راویوں کی تعداد کے اعتبار سے کتنی اور کونسی اصطلاح بنائی ہیں؟

جواب: علماء حدیث نے چار ناموں کے ساتھ اصطلاح بنائی ہے اور وہ یہ ہیں:

(1) معلق (2) مرسل (3) معضل (4) منقطع

سوال98: سقط خفی پر کون معرفت حاصل کر سکتا ہے؟ اور اس کے کتنے اور کونسے نام ہیں؟

جواب: اسے صرف ماہر ائمہ جو حدیث کے طرق اور سندوں کی علل پر اطلاع رکھتے ہیں، وہی پاسکتے ہیں اور اس کی معرفت رکھتے ہیں اس کے دو نام ہیں:

(1) مدلس

(2) مرسل خفی

سوال99: معلق کی لغوی واصطلاحی تعریف بیان کریں نیز معلق کہ وجہ تسمیہ بیان کریں؟

جواب: لغوی تعریف اور وجہ تسمیہ: یہ "علق" سے اسم مفعول کا صیغہ ہے، یعنی ایک چیز کا دوسری چیز سے رشتہ جوڑنا اور اس سے مربوط کرنا اور اسے معلق بنا دینا۔ اس سند کو معلق اس لیے کہتے ہیں کیونکہ یہ اوپر والی بلند جہت سے متصل ہوتی ہے اور نیچے والی قریبی جہت سے منقطع ہوتی ہے وہ ایسے ہو گئی جیسے کوئی شے چھت سے لٹکا دی جائے۔

اصطلاحی تعریف: جس سند کی ابتدا سے ایک یا زیادہ راوی مسلسل حذف ہوں۔

سوال100: معلق کی صورتیں بیان کریں؟

جواب: اس کی دو صورتیں بیان کی گئی ہیں

1) مکمل سند حذف ہو تو پھر یوں کہا جائے گا کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا ہے

2) صحابی کو چھوڑ کر باقی ساری سند حذف ہو یا صرف صحابی یا تابعی مذکور ہوں باقی حذف ہو۔

سوال101: معلق کا حکم اور مثال بیان کریں؟

جواب: معلق کا حکم: معلق حدیث مردود اور غیر مقبول ہے کیونکہ اس میں مقبول کی شرطوں میں سے ایک شرط اتصال سند مفقود ہے اس لیے کہ سند میں ایک یا زیادہ راوی حذف ہوتے ہیں۔ اب ان محذوف راویوں کی حالت کا علم نہیں ہے کہ وہ کیسے ہیں۔

معلق کی مثال: امام بخاری نے باب ما يذكر في الفخذ کے آغاز میں ذکر کیا ہے

"وقال أبو موسى غطى النبي ركبتيه حين دخل عثمان"

یہ معلق حدیث ہے کیونکہ امام بخاری علیہ الرحمہ نے صحابی کے علاوہ اس کی مکمل سند حذف کر دی ہے وہ صحابی ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

سوال102: کیا سابقہ حدیث معلق کا حکم صحیحین (صحیح بخاری، مسلم) کی معلقات کیلئے بھی ہے؟

جواب: معلق مردود ہے۔ یہ مطلق معلق کا حکم ہے لیکن جب ایک معلق حدیث اس کتاب میں پائی جائے جس میں صحیح احادیث کا التزام کیا گیا ہے جیسے صحیحین میں تو اس کا ایک خاص حکم ہو گا جیسا کہ صحیح کی بحث میں گذر چکا ہے اور وہ یہ ہے کہ

1) جو معلق صیغہ جزم (معلوم صیغہ) سے ذکر ہو جیسے۔ قال، ذکر، حکی تو وہ مضاف الیہ تک (محذوف حصہ) صحیح ہے۔

2) جو صیغہ تمریض (مجہول صیغہ) سے ذکر ہو جیسے قیل، ذکر، حکی، تو اس کا مضاف الیہ تک (محذوف حصہ) پر صحیح کا حکم نہیں لگایا جائے گا بلکہ ان میں سے صحیح بھی ہوتی ہیں حسن بھی اور ضعیف بھی، لیکن اس میں کوئی سخت ضعیف نہیں ہوتی کیونکہ وہ اس کتاب میں مذکور ہیں جس کا نام ہی صحیح ہے تو ان میں سے صحیح کو غیر صحیح سے پہچاننے کے لیے اس حدیث کی سند پر بحث و تمحیص کی جائے گی اور اس کے مناسب حکم لگایا جائے گا۔

سوال103: حدیث مرسل کا لغوی و اصطلاحی تعریف نیز مرسل کہنے کی وجہ بھی بیان کریں؟

جواب: لغوی تعریف اور وجہ تسمیہ: یہ "ارسل" سے اسم مفعول کا صیغہ ہے، بمعنی چھوڑ دیا گویا کہ ارسال کرنے والا سند کو چھوڑ دیتا ہے اور اسے مطلق رکھتا ہے، کسی معروف راوی سے مقید نہیں کرتا۔

اصطلاحی تعریف: وہ حدیث جس کے آخر سند میں تابعی کے بعد انقطاع ہو اور راوی حذف ہوں۔

سوال104: مرسل کی صورت بیان کریں؟

جواب: اس کی صورت یہ ہے کہ تابعی چھوٹا ہو یا بڑا وہ کہے "**قال رسول الله كذا**" کہ رسول اللہ ﷺ نے یوں فرمایا یا "**فعل كذا**" یوں کیا یا "**فعل بحضرة كذا**" آپ کی موجودگی میں ایسے کیا گیا محدثین کے ہاں مرسل کی یہی صورت ہے۔

سوال105: فقہاء اور اصولیوں کے نزدیک مرسل کی کیا صورت بیان کی گئی ہے؟

جواب: مرسل کی جو صورت میں نے پہلے ذکر کی ہے وہ محدثین کے نزدیک تھی باقی فقہا اور اصولیوں کے نزدیک مرسل (کا مفہوم) اس سے عام ہے۔ ان کے نزدیک ہر منقطع مرسل ہے۔ اس میں انقطاع جس طریقے سے بھی ہو۔ خطیب بغدادی کا یہی مسلک ہے۔

سوال 106: مرسل کی مثال بیان کریں؟

جواب: وہ حدیث جو امام مسلم علیہ الرحمہ نے اپنی صحیح میں کتاب البیوع میں ذکر کی ہے۔

"قال حدثني محمد بن رافع ثنا حجين ثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب" ان رسول الله صلى الله عليه و سلم نهى عن المزابنة" (سرکار ﷺ نے بیع مزابنہ سے منع فرمایا ہے)

سعید بن مسیب بڑے تابعی ہیں، انہوں نے حدیث نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے اور اپنے اور سرکار ﷺ کے درمیان واسطہ ذکر نہیں کیا تو اس نے اس حدیث کی سند کا آخر جو تابعی کے بعد ہے منقطع اور محذوف کر دیا۔ اور یہ انقطاع کم از کم ایک صحابی کے حذف ہونے سے ہے اور یہ بھی احتمال ہے صحابی کے ساتھ ساتھ کوئی اور راوی بھی حذف ہو مثلاً تابعی

سوال 107: مرسل کا حکم بیان کریں؟

جواب: مرسل اصل میں ضعیف ہے اور غیر مقبول ہے کیونکہ اس میں مقبول کی شرطوں میں سے ایک شرط مفقود ہے جو کہ اتصال سند ہے اور محذوف راوی کی حالت بھی مجہول ہوتی ہے، احتمال ہوتا ہے کہ یہ محذوف راوی غیر صحابی ہو تو اس صورت میں احتمال ہے کہ وہ راوی ضعیف ہو۔

لیکن علمائے محدثین اور دوسرے علما نے مرسل کا حکم اور اس سے حجت پکڑنے میں اختلاف کیا ہے کیونکہ انقطاع کی یہ قسم سند میں کسی بھی دوسرے انقطاع سے مختلف ہوتی ہے کیونکہ اس سے ساقط ہونے والا راوی عموماً صحابی ہے اور تمام صحابہ عادل ہیں۔ اور ان کی عدم معرفت (جہالت) مضر نہیں ہوتی۔

اجمالی طور پر مرسل کے متعلق علما کے تین قول ہیں:

1) **ضعیف مردود:** جمہور محدثین اور بہت سے اصولیوں اور فقہا کے نزدیک مرسل ضعیف اور غیر مقبول ہے اس کی دلیل محذوف راوی کی حالت کا مجہول ہونا ہے کیونکہ احتمال ہے کہ وہ غیر صحابی ہو۔

2) **صحیح اور قابل حجت ہے:** تین ائمہ ابو حنیفہ، مالک، احمد علیھم الرحمہ اور علما کی ایک جماعت کے نزدیک مرسل صحیح ہے اور اس سے حجت لی جائے گی بشرطیکہ ارسال کرنے والا ثقہ ہو اور وہ ثقہ ہی سے ارسال کرتا ہو۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ ثقہ تابعی کے متعلق یقینی ہے کہ وہ سرکار ﷺ کے متعلق یہ تب ہی کہے گا" قال رسول اللہ ﷺ کہ جب وہ ثقہ سے سنے گا۔

3) **مرسل چند شرطوں کے ساتھ صحیح ہے:** یہ امام شافعی اور بعض دوسرے اہل علم کے نزدیک ہے اور وہ شرطیں چار ہیں۔ تین کا تعلق ارسال کرنے والے راوی سے ہے اور ایک کا تعلق مرسل حدیث سے ہے۔ وہ شرطیں یہ ہیں:

1) ارسال کرنے والا کبار تابعین میں سے ہو۔

2) اور جب ارسال کرنے والا جس سے ارسال کرتا ہے اس کا نام لے تو ثقہ کا نام لے۔

3) جب اس کی مشارکت حافظ اور مامون راوی کریں مخالفت نہ کرتے ہوں۔

ایسے ہی ان تین شروط کے ساتھ ایک شرط ملی ہوئی ہو مابعد شرطوں میں سے

1) وہ حدیث ایک اور مسند طریق سے مروی ہو۔

2) یا وہ حدیث ایک اور مرسل طریق سے مروی ہو لیکن اسے مرسلا وہ راوی بیان کریں جنھوں نے پہلی مرسل حدیث کے رجال کے علاوہ دوسرے راویوں سے علم حاصل کیا ہو۔

3) یا وہ حدیث صحابی کے قول کے موافق ہو۔

4) یا اس کے مقتضی پر اکثر اہل علم نے فتوی دیا ہو۔ ا

5) اب اگر ان دونوں کے معارض کوئی صحیح حدیث ایک سند سے آجائے اور ان میں تطبیق بھی متعذر ہو تو ہم ان احادیث کو ترجیح دیں گے کیونکہ ان کے طرق واسناد زیادہ ہیں۔

سوال 108: مرسل صحابی سے کیا مراد ہے؟

جواب:: وہ روایت جس میں صحابی رسول اللہ ﷺ کے ایسے قول یا فعل کی خبر دے جسے نہ تو سنا ہو اور نہ ہی اس کا مشاہدہ کیا ہو یا تو کم عمر ہونے کی وجہ سے یا پھر بعد میں اسلام لانے کی وجہ سے یا پھر اس وقت غائب ہونے کی وجہ سے۔اس قسم کی بہت سی احادیث صغار صحابہ سے مروی ہیں جیسے ابن عباس،ابن زبیر وغیرھما رضی اللہ عنہم اجمعین

سوال109: مرسل صحابی کا حکم بیان کریں؟

جواب: جمہور علما کا قطعی اور مشہور و صحیح مذہب یہی ہے کہ مرسل صحابی صحیح ہے اور اس سے حجت پکڑی جائے گی کیونکہ صحابی کا تابعین سے روایت کرنا قلیل اور نادر ہے اور جب وہ تابعین سے روایت کرتے ہیں تو اسے واضح کرتے ہیں اور جب واضح نہ کریں اور یوں کہیں کہ قال رسول اللہ ﷺ تو اصل یہی ہے کہ انہوں نے اس روایت کو دوسرے صحابی سے سنا ہے اور صحابی کا سند سے حذف کر دینا مضر اور نقصان دہ نہیں جیسا کہ گذر چکا ہے۔یہ بھی کہا گیا ہے کہ صحابی کی مرسل کا حکم وہی ہے جو غیر صحابی کی مرسل کا حکم ہے لیکن یہ قول ضعیف و مردود ہے۔

سوال110: معضل کا لغوی و اصطلاحی معنی بیان کریں نیز اس کا حکم بھی بیان کریں؟

جواب: لغوی معنی: یہ "اعضله" سے اسم مفعول کا صیغہ ہے جس کے معنی ہیں اس نے اسے تھکا دیا عاجز کر دیا۔

اصطلاحی معنی: وہ روایت جس کی سند سے دو یا زیادہ راوی مسلسل ساقط ہوں۔

معضل حدیث کا حکم: معضل حدیث ضعیف ہے اور یہ مرسل اور منقطع سے بھی بری حالت میں ہے کیونکہ اس کی سند میں محذوف راوی زیادہ ہوتے ہیں۔اور معضل کے ضعیف ہونے پر تمام علما کا اتفاق ہے

سوال111: معضل کی مثال بیان کریں؟

جواب: اس کی مثال وہ حدیث ہے جسے امام حاکم نے "**معرفة علوم الحديث**" میں اپنی سند سے قعنبی تک روایت کیا ہے اور قعنبی امام مالک سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

"المملوك طعامه وكسوته بالمعروف ولا يكلف من العمل إلا ما يطيق"

امام حاکم فرماتے ہیں یہ امام مالک سے معضل مروی ہے جسے انہوں نے موطا میں ایسے ہی معضل بیان کیا ہے یہ حدیث معضل ہے کیونکہ اس کی سند میں امام مالک اور حضرت ابو ہریرہ" کے درمیان مسلسل دو راوی حذف ہیں اور اس میں مسلسل دو راویوں کا سقوط ہمیں مؤطا کے علاوہ دوسری دو سندوں سے معلوم ہوا جو اس طرح ہے "عن مالك عن محمد بن عجلان عن أبيه عن أبي هريرة رضي الله عنه"

سوال 112: معضل اور معلق میں نسبت کونسی ہے نیز اجتماعی اور افتراقی صورتیں بیان کریں؟

جواب: معلق اور معضل کے درمیان عموم و خصوص من وجہ[5] کی نسبت ہے۔

1) معلق کے ساتھ معضل ایک صورت میں مجتمع ہوتی ہے یعنی (اجتماعی صورت) جو یہ ہے کہ سند کی ابتدا میں مسلسل اور لگاتار دو راوی حذف ہوں تو یہ ایک وقت میں معضل بھی ہے اور معلق بھی۔

اور دو صورتوں میں معضل معلق سے جدا ہوتی ہے یعنی (افتراقی صورت)

1) جب سند کے درمیان سے لگاتار دو راوی حذف ہوں تو وہ معضل ہے معلق نہیں

2) جب سند کے شروع سے صرف ایک راوی حذف ہو تو وہ معلق ہے معضل نہیں

سوال 113: حدیث منقطع کی لغوی و اصطلاحی تعریف بیان کریں نیز حدیث منقطع کا حکم بھی بیان کریں؟

جواب: لغوی تعریف: یہ انقطاع سے اسم فاعل کا صیغہ ہے جو کہ اتصال کی ضد ہے

اصطلاحی تعریف: وہ روایت جس کی سند متصل نہ ہو یہ انقطاع کسی بھی صورت پر ہو

حدیث منقطع کا حکم: علما کا اتفاق ہے، کہ منقطع ضعیف ہے، اس لیے کہ محذوف راوی کی حالت نا معلوم اور مجہول ہوتی ہے

---

[5] یعنی جس میں ہر ایک کلی دوسری کلی کے بعض افراد پر صادق آئے

سوال114: حدیث منقطع کی وضاحت بیان کریں؟

جواب: یعنی ہر وہ سند جس کسی بھی مقام پر انقطاع ہو خواہ انقطاع ابتدائے سند میں ہو یا آخر سند میں یا وسط میں ہو۔ اس معنی میں اس تعریف میں مرسل، معلق اور معضل بھی داخل ہے مگر اصول حدیث کے متاخرین علمانے منقطع کو ایسی تعریف سے خاص کیا ہے جس سے مرسل، معلق اور معضل کی صورت میں موافقت و مطابقت نہیں رہتی اور متقدمین علما کا بھی اکثر استعمال ایسے ہی تھا اسی وجہ سے امام نووی علیہ الرحمہ نے کہاہے کہ منقطع کا اکثر استعمال اس کی روایت پر ہوتا ہے جو تابعی سے نیچلے طبقے میں ہو اور صحابی سے بیان کرے جیسے مالک عن ابن عمر

سوال115: حدیث منقطع کی متاخرین محدثین کے ہاں تعریف بیان کریں؟

جواب: وہ حدیث جس کی سند متصل نہ ہو اس طرح کہ اس کو مرسل یا معلق یا معضل کا نام شامل نہ ہو گویا منقطع ایک عام نام ہے سند میں ہر قسم کی انتطاع کے لیے سوائے انقطاع کی تین صورتوں کے جو یہ ہیں۔ آغاز سند کا حذف ہونا یا سند کے آخر کا حذف ہونا یا کسی بھی جگہ سے لگاتار دو راویوں کا حذف ہونا۔ یہی راہ ہے جس پر حافظ ابن حجر نخبہ اور شرح نخبہ میں چلے ہیں۔ پھر بھی انتطاع سند کے ایک مقام پر ہوتا ہے اور کبھی ایک سے زیادہ مقامات پر مثلا اس طرح کہ انقطاع دو یا تین مقامات پر ہو۔

سوال116: حدیث منقطع کی مثال بیان کریں؟

جواب: وہ حدیث جیسے عبد الرزاق نے ثوری سے عن ابی اسحاق عن زید بن یثیع عن حذیفہ مرفوعا بیان کیا ہے: "إن و لیتموھا أبا بکر فقوئ امین" کہ اگر تم والی ابو بکر کو بناؤ گے تو وہ طاقت ور اور امین ہے۔

اس حدیث کی سند کے درمیان میں ایک راوی "شریک" ثوری اور ابو اسحاق کے درمیان سے حذف ہے جب کہ ثوری نے ابو اسحاق سے مباشرۃ حدیث نہیں سنی بلکہ اس نے شریک سے سماع کیا ہے، اور شریک نے ابو اسحاق سے حدیث سنی ہے۔ یہ ایسا انقطاع ہے جس پر مرسل یا معلق یا معضل کا نام صادق نہیں آتا تو یہ منقطع ہے۔

سوال117: مدلس کی لغوی و اصطلاحی تعریف بیان کریں نیز اس کی وجہ تسمیہ بھی بیان کریں؟

جواب: لغوی تعریف اور وجہ تسمیہ: مدلس تدلیس سے اسم مفعول کا صیغہ ہے لغت میں تدلیس کہتے ہیں سامان کے عیب کو خریدار سے پوشیدہ رکھنا۔ تدلیس اصل میں دلس سے مشتق ہے۔ دلس کے معنی اندھیرا یا اندھیروں کا خلط ملط ہونا ہے جیسا کہ قاموس میں ہے۔ چونکہ مدلس (تدلیس کرنے والا) حدیث پر واقفیت اور خبر رکھنے والے سے اپنے معاملے کو چھپا لیتا ہے اس لیے اس کی حدیث کو مدلس کہتے ہیں۔

اصطلاحی تعریف: سند میں عیب کو مخفی اور پوشیدہ رکھنا اور اس کے ظاہر کو اچھا کر کے پیش کرنا۔

سوال118: تدلیس کی کتنی اور کون کونسی قسمیں ہیں؟

جواب: تدلیس کی دو بڑی قسمیں ہیں

1) تدلیس الاسناد 2) تدلیس الشیوخ

سوال119: تدلیس الاسناد کی تعریف بیان کریں؟

جواب: راوی حدیث اس استاذ سے بیان کرے جس سے اس نے یہ حدیث سنی نہیں اس کو ذکر کیے بغیر جس سے اس نے یہ حدیث سنی ہے۔

سوال120: مدلس کی تعریف کی وضاحت بیان کریں؟

جواب: اس تعریف کے وضاحت یہ ہیں کہ تدلیس اسناد یہ ہے کہ راوی اپنے اس شیخ سے حدیث بیان کرے جس سے اس نے بعض احادیث سنی ہیں لیکن یہ حدیث جس میں تدلیس کر رہا ہے اسے اس نے اس شیخ سے نہیں سنا۔ بلکہ یہ حدیث اس نے کسی اور استاد سے سنی ہے لیکن اس استاد کو حذف کر دیتا ہے اور ایسے لفظ سے بیان کرتا ہے جس میں ساع وغیرہ کا احتمال ہو مثلاً قال اور عن کہتا ہے اور دوسروں کو یہ باور کراتا ہے کہ اس نے یہ حدیث اس سے سنی ہے۔ لیکن صراحت نہیں کرتا کہ میں نے استاذ سے یہ حدیث سنی ہے۔ اور یہ نہیں کہتا کہ سمعت (میں نے سنا) یا حدثنی (اس نے مجھے حدیث بیان کی) تاکہ اس طرح وہ جھوٹا نہ بن جائے۔ پھر بعض اوقات حذف شدہ راوی ایک ہوتا ہے اور کبھی زیادہ ہوتے ہیں۔

سوال 121: تدلیس الاسناد اور ارسال خفی کے مابین کیا فرق ہے؟

جواب: ابوالحسن بن القطان نے تدلیس کی مذکورہ تعریف کو ذکر کرنے کے بعد کہا کہ اس کے اور ارسال خفی کے درمیان فرق یہ ہے کہ ارسال میں راوی اس شیخ سے روایت کرتا ہے جس سے اس نے سنا ہی نہیں۔ اس کی وضاحت یہ ہے کہ مدلس ہو یا مرسل، ان میں سے ہر ایک شیخ سے وہ چیز بیان کرتا ہے جو اس سے سنی نہیں ہوتی ان لفظوں کے ساتھ جو سماع وغیرہ کا احتمال رکھتے ہیں لیکن مدلس نے اس شیخ سے تدلیس والی حدیث کے علاوہ احادیث سنی ہوتی ہیں جب کہ ارسال خفی کرنے والے نے اس شیخ سے کچھ بھی نہیں سنا ہوتا۔ نہ ارسال والی حدیث اور نہ دوسری احادیث۔ صرف اس کا ہم عصر ہوتا ہے یا ملاقات کی ہوتی ہے۔

سوال 122: تدلیس الاسناد کی مثال بیان کریں؟

جواب: روایت ہے جسے امام حاکم نے اپنی سند کے ساتھ علی بن خشرم کے طریق سے بیان کیا ہے۔ کہتے ہیں ہمیں ابن عیینہ نے زہری سے بیان کیا۔ ابن عیینہ سے پوچھا گیا کہ تم نے زہری سے سنا ہے؟ تو وہ کہتے ہیں کہ نہ زہری سے سنا ہے اور نہ اس سے جس نے زہری سے بیان کیا ہے، مجھے عبد الرزاق نے معمر سے بیان کیا اور معمر نے زہری سے بیان کیا۔ تو اس مثال میں ابن عیینہ نے اپنے اور زہری کے درمیان سے دو راویوں کو حذف کر دیا۔

سوال 123: تدلیس التسویہ کس کی قسم ہے نیز اس کی تعریف بیان کریں؟

جواب: تدلیس کی یہ قسم حقیقت میں تدلیس اسناد کی ایک قسم ہے۔

تدلیس التسویہ کی تعریف: تدلیس التسویہ یہ ہے کہ راوی اپنے شیخ سے روایت بیان کرے اور آگے دو ثقہ راویوں کے درمیان موجود ضعیف راوی کو ساقط کر دے جب کہ ان ثقہ راویوں کی آپس میں ملاقات ثابت ہو

سوال 124: تدلیس التسویہ کی صورت بیان کریں؟

جواب: اس کی صورت یہ ہے کہ راوی ثقہ شیخ سے حدیث روایت کرتا ہے، اور یہ ثقہ ایک ضعیف سے روایت کرتا ہے اور پھر یہ ضعیف ثقہ سے روایت کرتا ہے اور یہ دو ثقہ آپس میں ملاقات کر چکے ہیں، تو مدلس جس نے پہلے ثقہ سے

حدیث سنی آکر سند سے ضعیف کا واسطہ حذف کر دیتا ہے اور سند میں پہلے ثقہ کو دوسرے ثقہ سے ملا دیتا ہے اور محتمل لفظ استعمال کر کے مکمل سند کو برابر ثقہ راویوں سے بیان کرتا ہے۔

سوال 125: تدلیس کی اقسام میں سب سے بری قسم کون سی ساتھ ساتھ وجہ بھی لکھیں؟

جواب: تدلیس کی بدترین قسم ہے کیونکہ پہلا ثقہ راوی تدلیس کے ساتھ مشہور نہیں ہوتا اور سند پر واقف شخص اسے تسویہ کے بعد اس طرح پاتا ہے کہ اس نے دوسرے ثقہ سے روایت کی پس وہ اس پر صحت کا حکم لگاتا ہے اور اس میں بہت بڑا دھوکہ ہے۔

سوال 126: تدلیس التسویہ کرنے میں کون لوگ مشہور ہیں؟

جواب: 1) بقیتہ بن الولید

ابو مسہر کہتے ہیں کہ بقیہ کی احادیث صاف نہیں ہیں۔ اس لیے اس سے بچو

2) ولید بن مسلم

سوال 127: تدلیس التسویہ کی مثال بیان کریں؟

جواب: ابن ابی حاتم نے اپنی کتاب العلل میں بیان کرتے ہوئے۔ کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے سنا اور وہ حدیث بیان کی جسے اسحاق بن راھویہ نے بقیہ سے روایت کیا ہے، اس نے کہا مجھے ابو وھب الاسدی نے نافع سے بیان کیا وہ ابن عمر سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں: " لا تحمدوا إسلام المرء حتى تعرفوا عقدة رأيه"

ترجمہ: کسی انسان کے اسلام کی تعریف نہ کرو جب تک اس کی رائے کی گرہ معلوم نہ کرلو

اور فرماتے ہیں کہ میرے والد نے کہا کہ اس حدیث کی حقیقت کو بہت کم لوگ جانتے ہیں۔ اس حدیث کو عبید اللہ بن عمرو نے اسحاق بن ابی فروہ سے وہ نافع سے وہ ابن عمر سے وہ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔ تو عبید اللہ بن عمرو ثقہ ہے اسحاق بن ابی فردہ ضعیف ہے، نافع ثقہ ہے۔ عبید اللہ بن عمرو کی کنیت ابو وھب ہے اور وہ اسدی ہے تو بقیہ نے

اس کی کنیت بیان کی اور اسے بنو اسد کی طرف منسوب کر دیا تا کہ اسے کوئی بھی سمجھ نہ سکے اور جب وہ درمیان میں سے اسحاق بن ابی فروہ کو چھوڑ دے گا تو اس تک رسائی نہ ہو سکے

سوال128: تدلیس الشیوخ کی تعریف اور مثال بیان کریں؟

جواب: تدلیس الشیوخ کی تعریف: راوی اپنے شیخ سے وہ حدیث بیان کرتا ہے جو کہ اس نے اس سے سنی ہوتی ہے لیکن اسے (شیخ کو) اس نام یا کنیت یا نسب یا وصف سے بیان کرتا ہے جس کے ساتھ وہ معروف نہیں ہوتا تاکہ وہ (شیخ) پہچانا نہ جاسکے

تدلیس الشیوخ کی مثال: ابو بکر بن مجاہد کا قول جو کہ قراء کے ائمہ میں سے ہیں حدثنا عبد اللہ بن ابی عبد اللہ اور اس سے ان کی مراد ابو بکر بن ابی داؤد سجستانی ہیں۔

سوال129: تدلیس اسناد و شیوخ اور تسویہ کا حکم بیان کریں؟

جواب: تدلیس الاسناد کا حکم: تدلیس اسناد بہت ہی زیادہ مکروہ ہے اکثر علما نے اس کی مذمت کی ہے، اور امام شعبہ اس کی خوب مذمت بیان کی ہے، انھوں نے اس کے بارے میں کئی اقوال بیان کیے ہیں، ایک یہ ہے کہ "التدلیس اخو الکذب" کہ تدلیس کرنا جھوٹ بولنے کے مترادف ہے۔

تدلیس الشیوخ کا حکم: تدلیس شیوخ "تدلیس اسناد" کی نسبت خفیف ہے، کیونکہ اس میں مدلس کسی کو ساقط نہیں کر رہا ہوتا بلکہ اس میں کراہت مروی عنہ (حدیث) کے ضائع کرنے کے سبب اور سامع یعنی سننے والے پر اس کی معرفت اور پہچان کے راستے کو دشوار بنانے کے سبب سے پائی جاتی ہے اس لیے اس تدلیس پر ابھارنے والے سبب کے مختلف ہونے سے اس کے مکروہ ہونے کی حالت بھی مختلف ہو جاتی ہے۔

تدلیس التسویہ کا حکم: یہ تدلیس اسناد سے بھی زیادہ ناپسندیدہ ہے یہاں تک کہ عراقی کہتے ہیں جو اس کا جان بوجھ کر ارتکاب کرتا ہے۔ یہ اس میں عیب کا سبب ہے اور جرح پیدا کرنی والی ہے

سوال130: تدلیس الشیوخ پر ابھارنے والے اسباب کتنے اور کون کونسے ہیں؟

جواب: تدلیس شیوخ پر ابھارنے والے جا اسباب بیان کئے گئے ہیں

1) شیخ کا ضعیف ہونا یا اس کا غیر ثقہ ہونا۔

2) شیخ کی وفات کا مؤخر ہونا اس طرح کہ اس شیخ سے سماع کرنے میں اس راوی کے ساتھ کم درجے کی جماعت کا مشارکت کرنا

3) شیخ کا چھوٹی عمر کا ہونا اس طرح کہ وہ اس راوی سے بھی چھوٹا ہوتا ہے۔

4) اس سے روایت کی کثرت: یعنی اس سے بہت سی احادیث روایت کرتا ہے۔ اس لیے کثرت سے اس کے نام کو ایک ہی شکل وصورت میں بیان کرنا پسند نہیں کرتا۔

سوال 131: تدلیس الاسناد پر ابھارنے والے اسباب کتنے اور کون کونسے ہیں؟

جواب: تدلیس اسناد پر ابھارے والے اسباب پانچ ہیں:

1) سند کے عالی ہونے کا وہم دلانا۔

2) جس شیخ سے لمبی حدیث سنی اب اس سے کچھ حصے کا فوت ہو جانا

3) 4) 5) تدلیس شیوخ میں مذکور پہلے تین اسباب

سوال 132: تدلیس کرنے والے کی مذمت کے کتنے اور کون کونسے اسباب ہیں؟

جواب: اس کی پر تین اسباب بیان کئے گئے ہیں: 1) جس سے سنا نہیں اس سے سماع کا وہم دلانا

2) کشف وبیان اور وضاحت سے احتمال کی طرف عدول

3) اس کو علم ہے کہ اگر وہ اس راوی کا نام لے گا جس سے وہ تدلیس کر رہا ہے تو یہ پسندیدہ نہ ہو گا

سوال 133: مدلس کی روایت کا حکم بیان کریں؟

جواب: مدلس کی روایت کے قبول کرنے میں علمانے کئی اقوال پر اختلاف کیا ہے جن میں دو مشہور ہیں:

1) مدلس کی روایت مطلقا مردود و غیر مقبول ہے اگرچہ وہ سماع کی صراحت کرے کیونکہ خود تدلیس ایک جرح ہے یعنی وہ راوی کو ضعیف کر دیتی ہے۔(یہ قول غیر معتمد ہے)

2) اس میں تفصیل ہے(یہ قول صحیح ہے)اگر سماع کی صراحت کرے تو اس کی روایت قبول ہو گئی یعنی اگر وہ **سمعت** " یا اس طرح کا کوئی لفظ کہے تو اس کی روایت قبول ہو گی۔ اگر سماع کی صراحت نہ کرے تو اس کی روایت قبول نہیں کی جائے گی۔ یعنی اگر وہ "**عن**" یا اس جیسا کوئی لفظ کہے تو اس کی روایت قبول نہ ہو گی۔

سوال134: تدلیس کس طرح پہچانی جائے گی؟

جواب: تدلیس دو طریقوں میں سے ایک طریقے سے پہچانی جاتی ہے۔

1) پوچھنے پر مدلس خود خبر دے جیسا کہ ابن عیینہ کی عادت تھی۔

2) اس فن کے علما میں سے کسی کا نص بیان کرنا اس بنیاد پر کہ یہ امام بحث و تحقیق کی وجہ سے اس کی معرفت رکھتا ہے۔

سوال135: مرسل خفی کی لغوی واصطلاحی تعریف بیان کریں نیز وجہ تسمیہ بھی بیان کریں؟

جواب: لغوی تعریف مع وجہ تسمیہ: مرسل "ارسال" سے اسم مفعول کا صیغہ ہے جس کے معنی میں "اطلاق" آزاد کرنا اور چھوڑ دینا گویا کہ مرسل سند کو چھوڑ دیتا ہے اور اسے موصول بیان نہیں کرتا۔ اور "خفی" جلی کی ضد ہے اس لیے کہ ارسال کی یہ قسم ظاہر نہیں ہوتی اور بغیر بحث و تحقیق کے اس کا ادراک نہیں کیا جا سکتا۔

اصطلاحی تعریف: راوی اس سے حدیث بیان کرے جس سے اس کی ملاقات ہو یا اس کا ہم عصر ہو، لیکن جو حدیث بیان کر رہا ہے وہ اس سے نہیں سنی۔ تاہم وہ ایسا لفظ بولتا ہے جس میں سماع اور غیر سماع کا احتمال ہو جیسے قال وغیرہ۔

سوال136: مرسل خفی کا حکم اور مثال بیان کریں؟

جواب: مرسل خفی کا حکم: یہ ضعیف ہے، کیونکہ اس کا تعلق منقطع سے ہے، جب اس کا انقطاع ظاہر ہو جائے تو اس کا حکم منقطع والا ہو گا۔

مرسل خفی کی مثال: وہ حدیث جسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے بواسطہ عمر بن عبد العزیز عن عقبہ بن عامر مرفوعا بیان کرتے ہیں:

"رحم الله حارس الحرس"

ترجمہ: اسلام کے چوکیداروں کی پہرے داری کرنے والے پر اللہ تعالی رحم کرے

اب عمر بن عبد العزیز راوی یقینا عقبہ بن عامر سے نہیں ملا جیسا کہ امام مزی نے اپنی کتاب "اطراف میں ذکر کیا ہے۔

سوال 137: مرسل خفی کی معرفت کیسے حاصل ہوتی ہے؟

جواب: ارسال خفی کی پہچان تین امور میں سے ایک کے ذریعے ہوتی ہے۔

1) بعض ائمہ کا نص بیان کرنا کہ فلاں راوی جس سے بیان کر رہا ہے، اس سے اس کی ملاقات نہیں ہے یا اس کا اس سے مطلقاً سماع ثابت نہیں ہے۔

2) وہ خود اپنے متعلق بتائے کہ میں جس سے حدیث بیان کر رہا ہوں، اس سے ملاقات نہیں ہے یا اس سے کچھ بھی نہیں سنا۔

3) یہی حدیث دوسری سند سے مروی ہو، جس میں اس راوی اور مروی عنہ کے درمیان ایک راوی کی زیادتی ہو اور اس تیسرے امر میں علما کا اختلاف ہے کیونکہ اس کا مزید فی متصل الاسانید کے ساتھ بھی ہو گا

سوال 138: معنعن اور مؤنن کس کی قسمیں ہیں اور مؤلف نے انہیں مردود کی قسموں کے ساتھ کیوں ذکر کیا؟

جواب: معنعن اور مؤنن مختلف فیہ قسمیں ہیں کہ یہ منقطع کی انواع سے ہیں یا متصل کی اس لیے میں نے (مصنف نے) ان کا الحاق مردود کی قسموں سے کرنا مناسب سمجھا کیونکہ ان کا سبب بھی اسناد سے راوی کا سقوط ہے۔

سوال 139: معنعن کی لغوی واصطلاحی تعریف بیان کریں؟

جواب: لغوی تعریف: یہ "عن عن" سے مفعول کا صیغہ ہے، جس کے معنی ہیں اس نے "عن عن" کہا ہے۔

اصطلاحی تعریف: راوی کا یہ کہنا کہ "فلاں عن فلاں"

سوال 140: معنعن کی مثال بیان کریں؟

جواب: وہ حدیث جسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں:

حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ ثنا معاویۃ بن ھشام ثنا سفیان عن أسامۃ بن زید عن عثمان بن عروۃ عن عروۃ عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إن اللہ وملائکتہ یصلون علی میامن الصفوف"

ترجمہ: بے شک اللہ تعالی اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے اور دعائیں کرتے ہیں صفوں کی دائیں اطراف پر۔

(سفیان سے لے کر آخر سند تک ہر راوی "عن" سے بیان کر رہا ہے)

سوال 141: معنعن کس کی قسم ہے متصل کی یا منقطع کی قسم ہے؟

جواب: اس کے بارے میں علماء کے دو قول ہیں:

1) کہا جاتا ہے کہ یہ منقطع ہے یہاں تک کہ اس کے متصل ہونے کی صراحت آجائے۔

2) جو جمہور اصحاب حدیث اصحاب فقہ اور اصولیوں کا قول ہے جو کے صحیح قول ہے اور اس پر عمل چل رہا ہے کہ یہ چند شروط کے ساتھ متصل کہلاتی ہے، جن میں سے دو شرطوں پر اتفاق ہے باقی شرطوں میں اختلاف ہے۔

دو متفقہ شروط یہ ہیں:

1) عن عن کہنے والا مدلس نہ ہو۔

2) ان راویوں میں سے بعض کی بعض سے ملاقات ممکن ہو۔یعنی عن عن کہنے والے کا لقا(ملاقات) اس سے ممکن ہو جس سے وہ عن عن سے بیان کر رہا ہے۔

مختلف فیہ شروط یہ ہیں

1) ملاقات کا ثابت ہونا: ان کی آپس میں ملاقات ثابت ہو خواہ ایک مرتبہ ہی ہو۔ یہ امام بخاری، علی بن مدینی اور دیگر محققین علما کا قول ہے۔

2) صحبت کا طویل ہونا: یعنی لمبا زمانہ اس کے ساتھ رہا ہو اور اس کی صحبت اختیار کی ہو۔ یہ ابو المظفر السمعانی کا قول ہے۔

3) وہ اس سے روایت کرنے میں معروف ہو: اور یہ ابو عمرو الدانی کا قول ہے۔

سوال 142: مؤنن کی لغوی و اصطلاحی تعریف نیز اس کا حکم بھی لکھیں؟

جواب: لغوی تعریف: انن سے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ اس معنی میں کہ وہ "ان ان" کہے۔

اصطلاحی تعریف: راوی کا یہ کہنا کہ حدثنا فلان ان فلانا قال۔۔۔

مؤنن کا حکم: امام احمد اور ایک جماعت کے نزدیک یہ منقطع ہے حتی کہ اس کا اتصال واضح ہو جائے

3) جبکہ جمہور علماء کا قول ہے کہ "ان" "عن" کی طرح ہے اور اس کا مطلق آجانا مذکورہ شروط کے ہوتے ہوئے سماع پر محمول ہو گا۔

4) **سوال 143: طعن فی الراوی کا سبب "اس سے کیا مراد ہے؟**

جواب: راوی میں طعن سے مراد یہ ہے کہ کسی نے زبان سے اس پر جرح کی ہو۔ اور اس میں عدالت اور دین کے پہلو سے گفتگو کا پایا جاتا۔ اور ایسے ہی اس کے ضبط و حفظ اور تیقظ و بیدار مغزی کے پہلوؤں پر گفتگو کی گئی ہو۔

5) **سوال 144: طعن فی الراوی کے اسباب کتنے اور کون کونسے ہیں؟**

جواب: راوی میں طعن کا سبب دس چیزیں ہوتی ہیں۔ پانچ کا تعلق عدالت راوی سے ہے اور پانچ کا تعلق ضبط سے

عدالت راوی سے تعلق رکھنے والے اسباب:

(1) جھوٹ (2) جھوٹ کی تہمت (3) فسق (4) بدعت (5) جہالت

وہ اسباب جن کا تعلق ضبط سے ہے وہ یہ ہیں:

6) فحش الغلط: غلطیاں کثرت سے کرتا ہو اور نہ ہونے والی غلطیاں کرتا ہو۔

7) سوء الحفظ: اس کا حافظہ کمزور ہو یا وہ خلط ملط کرتا ہو۔

8) **الغفلة:** روایت کرنے میں غفلت سے کام لیتا ہو اہتمام نہ کرتا ہو۔

9) **کثرۃ الاوھام:** وہم بہت زیادہ کرتا ہو۔

10) **مخالفۃ الثقات:** ثقہ راویوں کی مخالفت کرتا ہو۔

سوال 145: کس وقت حدیث موضوع کہلاتی ہے؟

جواب: جب راوی میں طعن کا سبب رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولنا ہو تو اس کی حدیث موضوع کہلاتی ہے

سوال 146: موضوع کی لغوی و اصطلاحی تعریف بیان کریں؟

جواب: لغوی تعریف: یہ "وضع الشئی" سے ماخوذ ہے اسم مفعول کا صیغہ ہے جس کے معنی ہیں اس نے اسے گرا دیا اور مٹا دیا موضوع روایت کو موضوع اس لیے کہتے ہیں کہ یہ اپنے رہے سے گر جاتی ہے، اور پستیوں میں چلی جاتی ہے

اصطلاحی تعریف وہ: وہ بنایا اور گھڑا ہوا جھوٹ جس کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف کی گئی

سوال 147: ضعیف روایات میں موضوع حدیث کا رتبہ کیا ہے؟

جواب: ضعیف روایات میں سے سب سے بری اور قبیح قسم ہے۔ بلکہ بعض علما نے اسے ایک مستقل بالذات قسم قرار دیا ہے اور اسے ضعیف روایات کی انواع میں شمار نہیں کیا۔

سوال 148: موضوع حدیث کو بیان کرنے کا حکم بیان کریں؟

جواب: علما کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ایسی روایت کی حالت کو جاننے والے کے لیے اس کا بیان کرنا جائز اور حلال نہیں خواہ وہ کسی معنی میں بھی ہو۔ ہاں اس کے موضوع ہونے کو بیان کر کے ذکر کر سکتا ہے کیونکہ صحیح مسلم میں موجود ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے مجھ سے (میری طرف منسوب کر کے) کوئی حدیث بیان کی حالانکہ اسے معلوم ہے کہ وہ جھوٹ ہے تو وہ دو جھوٹوں میں سے ایک ہے

سوال 149: حدیث کے وضاعین کا حدیث کو وضع کرنے میں کیا طریقہ کار ہوتا ہے؟

جواب:(1) واضع اپنی طرف سے کلام بناتا ہے، پھر اس کی سند بناتا ہے اور بیان کر دیتا ہے

(2) کبھی کسی حکیم و دانشور یا کسی اور کا کلام لے کر اس کی سند بنا کر بیان کرتا ہے۔

سوال150: موضوع حدیث کی معرفت کیسے حاصل ہو گی؟

جواب: یہ جن چند طریقوں سے پہچانی جاتی ہے وہ یہ ہیں:

1) واضع خود کا اقرار کرے: یعنی واضع خود اقرار کرے کہ میں نے یہ حدیث خود بنائی ہے جیسے ابو عصمہ نوح بن ابی مریم نے اقرار کیا کہ اس نے قرآنی سورتوں میں سے ہر ایک سورت کی الگ الگ فضیلت میں خود حدیث وضع کی ہے جو وہ ابن عباس ﷺ سے بیان کرتے

2) واضع ایسی بات کرے جو اقرار شمار ہوتی ہو: اس طرح کہ وہ کسی شیخ سے حدیث بیان کرے۔ جب اس سے اس شیخ کی تاریخ پیدائش پوچھی جائے تو وہ اس کی تاریخ وفات سے بھی بعد کی تاریخ بیان کرے اور وہ حدیث صرف اس سے مروی اور مشہور ہو۔

3) راوی سے متعلق کوئی قرینہ ہو: مثلاً راوی رافضی ہو اور اہل بیت کی فضیلت میں حدیث بیان کر رہا ہو۔

4) حدیث میں کوئی قرینہ ہو: مثلاً حدیث کے الفاظ بدمزہ ہوں یا کلام ایسا ہو کہ جو عقل سلیم یا قرآن کے بالکل مخالف ہو۔

سوال151: حدیث کو وضع کرنے کے اسباب اور وضاعین کی قسمیں بیان کریں؟

جواب: چھ اسباب ذکر کئے گئے ہیں:

1) **تقرب الی اللہ کے لئے حدیث کو وضع کرنا:** ایسی احادیث بناتا جو لوگوں کو بھلائی میں ترغیب دلاتی ہیں ایسے ہی وہ احادیث جو برے افعال سے ڈراتی ہیں اور ایسی احادیث بنانے والے وہ لوگ ہیں جو زہد اور اصلاح کی طرف منسوب ہوتے ہیں (صوفیا) یہ سب سے برے وضاعین ہیں کیونکہ لوگ ان پر اعتماد کرتے ہوئے ان کی موضوع روایات کو بھی قبول کر لیتے ہیں۔ ان میں سے ایک میسرہ بن عبد ربہ ہیں۔ چنانچہ

حضرت ابن حبان نے **الضعفاء** میں ابن مہدی سے بیان کیا ہے کہ ابن مہدی کہتے ہیں میں نے میسرہ بن عبد ربہ سے پوچھا تم یہ احادیث کہاں سے لائے ہو کہ جس نے فلاں (سورت) پڑھی اسے اتنا ثواب ملے گا؟ اس نے جواب دیا کہ میں نے ان روایات کو اس لیے وضع کیا ہے کہ لوگوں کو رغبت دلاؤں

2) **مذہب کی مدد و نصرت کے لیے:** خاص کر خوارج اور شیعہ جیسے سیاسی فرقوں کے ظہور اور ایسے ہی دوسرے فرقوں کے فتنوں کے ظہور کے بعد سیاسی جماعتوں اور گروہوں کے مذاہب کے لیے ان میں سے ہر فرقے اور گروہ نے اپنے مذہب کی تائید اور نصرت کے لیے احادیث بنائیں اور وضع کیں جیسے یہ روایت ہے:

"**علی خیر البشر من شک فیہ کفر** "

(**ترجمہ**: علی سب سے بہتر بشر ہیں اور اس میں شک کرنے والا کافر ہے)

3) **اسلام میں طعن کرنے کے لیے:** یہ بے دینوں کی قوم زندقہ جو کھلم کھلا اسلام کے خلاف مکر و فریب اور دجل نہ کر سکے تو انہوں نے اس خبیث راستے کی طرف قصد کیا اور اسلام کو (معاذاللہ) بدشکل بنانے اور اس میں عیب اور طعن کرنے کی غرض سے احادیث کی ایک مقدار وضع کی۔ ان میں سے محمد بن سعید شامی تھا جسے بے دینی کی پاداش میں پھانسی دی گئی اس نے حمید سے انہوں نے حضرت انس سے مرفوعا روایت کی ہے کہ سرکار صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا

"میں **خاتم النبیین** ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالی چاہے"

لیکن حدیث کے ماہرین نے ان احادیث کی حقیقت کو واضح کر دیا ہے اللہ تعالی کے لیے تمام تعریفیں ہیں اور اس کا احسان ہے۔

4) **حکمرانوں کا قرب حاصل کرنے کے لیے:** کمزور ایمان و اعتقاد والے لوگ حکمرانوں کا قرب حاصل کرنے کے لیے ایسی احادیث بناتے ہیں جو حکمرانوں کے انحراف والے راستے سے مناسبت رکھتی ہیں جیسے کہ غیاث بن ابراہیم نخعی کا قصہ ہے جو امیر المومنین المہدی کے ساتھ ہوا۔ جب غیاث مہدی کے پاس گیا تو وہ کبوتر کے ساتھ کھیل رہا تھا تو غیاث نے تسلسل کے ساتھ نبی اکرم ﷺ تک سند کے ساتھ بیان کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا

"لا سبق إلا في نصل أو خف أو حافر او حتاج"

تو اس نے حدیث میں لفظ "او جناح" زیادہ کیا ہے تاکہ مہدی خوش ہو جائے جب مہدی کو یہ معلوم ہوا تو اس نے کبوتر کو ذبح کرنے کا حکم دیا اور رو کہنے لگا کہ گویا میں نے اسے اس زیادتی پر ابھارا ہے۔

5) **کمائی اور طلب رزق کے لیے:** جیسا کہ بعض قصہ گو لوگ جو اپنے وعظ اور خطاب میں لوگوں سے پیسہ بٹورنے کے لیے انہیں ایسے تسلی بخش اور عجیب و غریب واقعات بیان کرتے ہیں تاکہ لوگ ان کی طرف توجہ دیں اور انہیں بطور داد کے کچھ رقم عطا کریں جیسا کہ ابو سعید مدائنی تھے۔

6) **شہرت کے لیے:** عجیب و غریب احادیث بیان کرنا جو کسی بھی ماہر حدیث کے پاس نہیں ملتیں یہ لوگ حدیث کی سند کو الٹ پلٹ دیتے ہیں تاکہ عجیب و نادر بن جائے یا ان سے وہ حدیث سننے کیلئے رغبت ہو جیسا کہ ابن ابی دحیہ اور حماد نصیبی تھے۔

سوال 152: حدیث کو وضع کرنے کے بارے میں کرامیہ کا مذہب بیان کریں؟

جواب: بدعتی فرقوں میں سے کرامیہ نامی فرقہ نے صرف ترغیب و ترہیب سے متعلق احادیث کے وضع کرنے اور گھڑنے کے متعلق جواز کا دعوی کیا ہے اور فتوی دیا ہے اور ان کا استدلال ان الفاظ سے ہے جو حدیث کے ایک متن میں سے ہیں، وہ حدیث یہ ہے

"من كذب علي متعمدا ليضل الناس"

زائد لفظ جو محل استدلال ہیں وہ یہ ہیں "ليضل الناس" حالانکہ ثقہ راویوں اور حفاظ حدیث کے ہاں یہ زیادتی صحیح ثابت نہیں اور بعض کرامیہ یہ بھی کہتے ہیں کہ حدیث میں ہے جس نے مجھ پر جھوٹ بولا تو ہم آپ پر جھوٹ نہیں بولتے بلکہ آپ کے لیے جھوٹ بولتے ہیں (نحن نكذب له لا عليه) حالانکہ یہ ایک بیوقوفانہ استدلال ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا دین ان جھوٹوں کا محتاج نہیں کہ وہ اسے رواج دیں اور عام کریں اور یہ دعوی مسلمانوں کے اجماع کے بھی خلاف ہے حتی کہ شیخ ابو محمد جوینی نے اتنا مبالغہ کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ حدیث وضع کرنے والا کافر ہے۔

سوال153: مفسرین نے اپنی تفاسیر میں موضوع احادیث ذکر کرنے میں کیا خطاء کی ہے نیز ان کے نام بھی لکھیں؟

جواب: بعض مفسرین نے موضوع احادیث کے موضوع ہونے کو بیان کیے بغیر انہیں اپنی تفسیروں میں ذکر کر کے خطا کی ہے۔ خاص کر وہ احادیث جو فضائل قرآن سے متعلق ہر سورت کی فضائل میں ابی بن کعب سے مروی ہیں۔ ان مفسرین میں سے چند یہ ہیں:

(1) ثعلبی (2) واحدی (3) زمخشری (4) بیضاوی (5) شوکانی

سوال154: متروک حدیث کس وقت کہلاتی ہے؟

1) **جواب:** جب راوی میں طعن کا سبب "اتہام بالکذب" ہو تو حدیث متروک کہلاتی ہے

سوال155: حدیث متروک کی لغوی واصطلاحی تعریف بیان کریں؟

2) **جواب: لغوی تعریف:** یہ "ترك" سے ماخوذ اسم مفعول کا صیغہ ہے عرب لوگ اس انڈے کا نام جس سے بچہ نکل چکا ہو تریکتہ رکھتے ہیں یعنی متروکہ چھوڑا گیا جس کا کوئی فائدہ نہیں۔

اصطلاحی تعریف: وہ حدیث جس کی سند میں متہم بالکذب راوی ہو۔

سوال156: راوی کے متہم بالکذب ہونے اسباب بیان کریں؟

جواب: راوی کے متہم بالکذب ہونے کا سبب دو امور میں سے ایک امر ہے اور وہ یہ ہیں:

1) وہ حدیث صرف اس کے واسطے سے مروی ہو اور وہ عام معلوم قواعد[6] کے مخالف ہو (تو یہ سبب ہے راوی کے جھوٹ کے ساتھ متہم ہونے کا)

---

[6]) القواعد المعلومة: هي القواعد العامة التي استنبطها العلماء من مجموع نصوص عامة صحيحة، مثل قاعدة "الأصل براءة الذمة". معلوم قواعد: وہ عام اصول جنہیں علمانے عام مشہور صحیح نصوص سے مستنبط کیا اور نکالا ہے جیسے یہ قاعدہ اور اصول ہے (الاصل براءۃ الذمه) یعنی بنیادی طور پر آدمی بری الذمہ ہے) اور یہاں قواعد سے قواعد شرعیہ مراد نہیں ہیں جیسے کہ الشرح المختصر لنخبة الفكر کے حاشیہ میں ہے" وليس المراد بالقواعد قواعد الشريعة كما قال الشيخ ملا على القاري)

2) وہ عام گفتگو میں جھوٹا مشہور ہو، لیکن اس سے حدیث نبوی میں جھوٹ ظاہر نہ ہو۔

سوال157: متروک کا مقام و مرتبہ اور اس کی مثال بیان کریں؟

جواب: متروک کا رتبہ: ضعیف حدیث کی سب سے بری قسم موضوع ہے۔ اس کے بعد متروک ہے، پھر منکر ہے، پھر معلل ہے پھر مدرج، پھر مقلوب، پھر مضطرب۔ حافظ ابن حجر نے یہی ترتیب بیان کی ہے

متروک کی مثال:

عمرو بن شمر جعفی کوفی شیعی کی حدیث جو وہ جابر سے وہ ابو طفیل سے وہ حضرت علی اور حضرت عمار سے بیان کرتے ہیں کہ ان دونوں نے کہا، نبی اکرم ﷺ نماز فجر میں قنوت پڑھتے تھے اور عرفہ کے دن صبح کی نماز سے تکبیریں پڑھنا شروع کر دیتے اور ایام تشریق کے آخری دن عصر کی نماز پر ختم کرتے تھے امام نسائی اور دار قطنی وغیرہ نے عمرو بن شمر جعفی کے متعلق بیان کیا ہے، کہ وہ متروک الحدیث ہے یعنی اس کی حدیث متروک ہے

سوال158: منکر حدیث کس وقت کہلاتی ہے؟

جواب: جس راوی میں طعن و جرح کا سبب فحش الغلط یا کثرۃ غفلت یا فسق ہو، تو اس کی حدیث منکر کہلاتی ہے

سوال159: منکر کی لغوی تعریف اور مشہور اصطلاحی تعریفات بیان کریں؟

جواب: لغوی تعریف: یہ انکار سے ماخوذ ہے اسم مفعول کا صیغہ ہے جو کہ اقرار کی ضد ہے۔

اصطلاحی تعریف: علمائے حدیث نے منکر کی متعدد تعریفیں کی ہیں، مشہور ترین دو تعریفیں ہیں اور وہ یہ ہیں

1) وہ حدیث جس کی سند میں ایسا راوی ہو جس کی غلطیاں فاش ہوں یا اس کی غفلت بہت زیادہ ہو یا اس کا فسق ظاہر ہو۔

2) وہ حدیث جسے ضعیف راوی نے بیان کیا ہے اور وہ اس حدیث کے مخالف ہو جو ثقہ نے بیان کی ہو۔ یہ وہ تعریف ہے جسے حافظ ابن حجر نے ذکر کیا ہے اور اس پر اعتماد بھی کیا ہے۔ اور اس میں پہلی تعریف پر ایک قید کی زیادتی ہے اور وہ یہ کہ ضعیف ثقہ کی روایت کی مخالفت کرے۔

سوال160: منکر اور شاذ میں فرق بیان کریں؟

جواب: شاذ وہ روایت ہے جسے مقبول اور ثقہ راوی بیان کرے، جس میں وہ اپنے سے بہتر اور اوثق کی مخالفت کر رہا ہو۔ منکر وہ روایت ہے جس میں ضعیف راوی ثقہ کی مخالفت کر رہا ہو۔ پس اس سے یہ معلوم ہوا کہ یہ دونوں مخالفت کی شرط اور قید میں شریک ہیں لیکن اس چیز میں جدا جدا ہیں کہ شاذ کا راوی مقبول و ثقہ ہوتا ہے جب کہ منکر کا راوی ضعیف ہوتا ہے۔

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ اس شخص نے غفلت سے کام لیا ہے جس نے ان دونوں کو برابر قرار دیا ہے

سوال 161: منکر حدیث کی امثلہ بیان کریں؟

جواب: پہلی تعریف کی مثال: وہ روایت جسے امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے بیان کیا ابو زکیر یحیی بن محمد بن قیس کے واسطے سے ہشام بن عروہ سے وہ اپنے باپ عروہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے مرفوعا بیان کرتے ہیں کہ

”تم ڈو کے خشک کھجوروں کے ساتھ کھاؤ بے شک بنی آدم جب اسے کھاتا ہے تو شیطان غصے ہو تا ہے۔" امام نسائی فرماتے ہیں یہ حدیث منکر ہے اسے اکیلے ابو زکیر نے بیان کیا ہے جو کہ شیخ صالح ہے۔ امام مسلم نے اس کی حدیث متابعات میں ذکر کی ہے لیکن یہ راوی اس پائے کا نہیں اور نہ اس مقام و مرتبے پر فائز ہے کہ اس کی متفرد حدیث قبول کی جائے اور وہ صحیح اور مقبول سمجھی جائے۔[7]

دوسری تعریف پر مثال: وہ روایت جسے ابن ابی حاتم نے حبیب بن حبیب الزیات کی سند سے بیان کیا ہے وہ ابو اسحاق سے وہ عیزار بن حریث سے وہ ابن عباس سے وہ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”جس نے نماز قائم کی اور زکوۃ ادا کرتا رہا اور بیت اللہ کا حج کیا اور رمضان کے روزے رکھے اور مہمان کی مہمان نوازی کی جنت میں داخل ہو گا۔“ امام ابو حاتم فرماتے ہیں کہ حبیب بن حبیب الزیات کی یہ حدیث منکر ہے کیونکہ دوسرے ثقات راویوں

---

7) یہ مثال ذکر کردہ پہلی حدیث کے مطابق نہیں ہے اور اصل میں یہ مثال اس کی نہیں بلکہ جو امام بیقونی نے شعر بیان کیا ہے اس کے مطابق مثال ہے

نے اس حدیث کو ابو اسحاق سے موقوف روایت کیا ہے جو کہ معروف ہے۔(حبیب بن حبیب الزیات اسے مرفوعا روایت کرتے ہیں)

سوال162: منکر حدیث کا مقام و مرتبہ بیان کریں؟

جواب: منکر کی ابھی ابھی مذکورہ دونوں قسموں کی تعریفوں سے واضح ہوتا ہے کہ منکر انتہائی ضعیف حدیث کی قسموں میں سے ہے کیونکہ یا تو یہ اس راوی کی روایت ہوتی ہے جو فحش غلط یا کثرت غفلت یا فسق کی صفت کے ساتھ موصوف ہے یا اس راوی کی روایت ہوتی ہے جو ضعیف ہے اور اپنی روایت میں ثقہ راویوں کی مخالفت کرتا ہے اور یہ دونوں قسمیں سخت ضعیف ہیں اس لیے متروک کی بحث میں یہ بات گذر چکی ہے کہ منکر شدت ضعف کی وجہ سے متروک کے بعد والے مرتبے میں شمار ہوتی ہے۔

سوال163: معروف کی لغوی واصطلاحی تعریف بیان کریں؟

جواب: لغوی تعریف: یہ عرف سے ماخوذ اسم مفعول کا صیغہ ہے۔

اصطلاحی تعریف: وہ حدیث جسے ثقہ روایت کرے اور وہ ضعیف کی روایت کی مخالفت کرے تو یہ اس معنی میں منکر کے مد مقابل ہے

سوال164: معروف کی مثال بیان کریں؟

جواب: اس کی مثال وہ روایت ہے جو منکر کی قسم میں دوسری مثال گذر چکی ہے لیکن ان ثقہ راویوں کے طریق سے جنہوں نے ابن عباس پر موقوفا بیان کی ہے کیونکہ ابن ابی حاتم حبیب بن حبیب الزیات کی مرفوع سند سے بیان کرنے کے بعد بیان کرتے ہیں کہ وہ منکر روایت ہے کیونکہ اس کے علاوہ ثقہ راویوں نے اس روایت کو ابو اسحاق سے موقوف بیان کیا ہے اور وہ معروف ہے۔

سوال164: کس طعن کے سبب سے حدیث معلل کہلاتی ہے؟

جواب: جب راوی میں جرح کا سبب وہم ہو تو اس کی حدیث معلل کہلاتی ہے۔یہ چھٹا سبب ہے۔

سوال165: معلل کی لغوی واصطلاحی تعریف بیان کریں؟

جواب: لغوی تعریف: یہ اعلہ سے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ مشہور صرفی قانون اور فصیح لغت کے مطابق یہ لفظ معل بنتا ہے لیکن غیر مشہور لغت کے مطابق محدثین سے یہ لفظ معلل منقول ہے۔ بعض محدثین نے اسے معلول بھی تعبیر کیا ہے جو کہ ضعیف ہے اور اہل لغت اور عربی دانوں کے درمیان ضعیف اور معیوب ہے

اصطلاحی تعریف: وہ حدیث جس میں ایسی علت معلوم ہو جائے جو اس کی صحت میں قدح کا سبب ہو اگرچہ ظاہراوہ عیب سے سلامت معلوم ہو۔

سوال166: علت کی تعریف اور اس کی شرائط بیان کریں؟

جواب: علت کی تعریف: یہ ایسا مخفی اور پوشیدہ دقیق سبب ہوتا ہے جو حدیث کی صحت میں قدح (ضعف و عیب) کا سبب بنتا ہے علت کی اس تعریف سے معلوم ہوتا ہے کہ علماے حدیث کے نزدیک علت وہ ہے

جس میں دو شرائط لازم پائی جائیں جو یہ ہیں:

ا۔ پوشیدگی یا مخفی ہونا۔

ب۔ صحت حدیث میں ضعف اور عیب کا ہوتا۔

سوال167: علت کا غیر اصطلاحی معنی بیان کریں؟

جواب: گذشتہ پیرے میں علت کی جو تعریف کی گئی ہے اس سے مراد محدثین کی اصطلاح والی تعریف ہے لیکن بسا اوقات حدیث میں کسی بھی قسم کے طعن اور عیب پر علت کا اطلاق کر دیا جاتا ہے، اگرچہ وہ طعن مخفی اور ضعف کا سبب نہ بھی ہو اور اس کی دو صورتیں بیان کی گئی ہیں:

پہلی نوع: کذب راوی کے سبب علت بیان کرنا یا اس کی غفلت یا حافظے کی خرابی یا اس جیسے طعن کا بیان کرنا یہاں تک کہ امام ترمذی نے تو نسخ کو بھی علت کہہ دیا ہے۔

دوسری نوع: ایسی مخالفت کی وجہ سے علت جو صحت حدیث میں ضعف پیدا نہیں کرتا جیسے ثقہ کی موصول روایت کو مرسل بیان کرنا

سوال168: معرفت علل کے فن کی اہمیت اور باریکی اور اس فن میں کامیاب ہونے والے کون ہیں؟

جواب: علل حدیث کی پہچان حدیث کے تمام علوم میں عظیم اور جلیل القدر اور دقیق علم ہے کیونکہ اس میں ان مخفی پوشیدہ علل کو واضح اور بیان کرنے کی ضرورت پڑتی ہے جو صرف علوم حدیث میں مہارت رکھنے والوں پر ظاہر ہوتی ہے۔ اس میں صرف حافظ وضابط اور دور اندیش اور روشن فہم رکھنے والا ہی کامیاب ہو سکتا ہے اور اس کی معرفت پر قدرت رکھ سکتا ہے۔ اس لیے اس کی گہرائی میں غوطہ لگانے والے اور اس کی سختیاں اور مصائب جھیلنے والے بہت تھوڑے ائمہ ہیں جیسے علی بن مدینی، امام احمد امام بخاری اور ابو حاتم و دار قطنی

سوال169: تعلیل کس سند میں جاری ہوتی ہے؟

جواب: تعلیل اس سند میں جاری ہوتی ہے جو ظاہری طور پر صحت کی شرائط کی جامع ہو کیونکہ ضعیف حدیث میں اس کی علتوں کے بارے میں بحث کی ضرورت نہیں ہوتی اس لیے کہ وہ مردود ہے اور اس پر عمل نہیں ہوتا

سوال170: علت کے ادراک پر کون کونسے امور مددگار ثابت ہوتے ہیں؟

جواب: علت کے ادراک پر چند امور سے مدد لی جاتی ہے جو یہ ہیں:

1) راوی کا منفرد اور اکیلا ہونا

2) اس کا غیر اس کی مخالفت کرے (یعنی کوئی اور صاحب علم اس راوی حدیث کی مخالفت کر رہا ہو)

3) دوسرے قرائن جن پر مذکورہ (1 اور 2) جملوں کے امور مشتمل ہوں

یہ امور اس فن کی معرفت رکھنے اور جاننے والے کو اس وہم پر متنبہ کرتے ہیں جو حدیث کے راوی سے واقع ہوا ہے یا اس کی بیان کردہ موصول روایت کے مرسل پن کے کھلنے کی وجہ سے یا اس کی بیان کردہ مرفوع حدیث کے موقوف

ہونے کے ساتھ یا ایک حدیث کو دوسری میں داخل کرنے سے یا اس کے علاوہ کسی اور وہم سے تو یہ بات اس کے ظن پر غالب آتی ہے اور حدیث پر عدم صحت اور ضعیف ہونے کا حکم لگا دیا جاتا ہے

3) **سوال 171: معلل (مفتوح العین) کی معرفت کا طریقہ بیان کریں؟**

4) **جواب:** اس کی پہچان کا طریقہ یہ ہے کہ حدیث کے تمام طرق کو جمع کیا جائے اور راویوں کے اختلاف میں غور کیا جائے۔ ان کے ضبط اور اتقان میں موازنہ کیا جائے، پھر معلول روایت پر حکم لگایا جائے۔

سوال 172: علت کہاں واقع ہوتی ہے؟

جواب: سند میں واقع ہوتی ہے جو کہ بہت زیادہ ہے جیسے موقوف اور مرسل ہونے کی علت۔

5) متن میں واقع ہوتی ہے جو بہت ہی کم اور قلیل ہے جیسے نماز میں بسم اللہ کی قرات کی نفی کی حدیث ہے

سوال 173: کیا اسناد میں علت متن میں قدح پیدا کرتی ہے؟

جواب: اس کے بارے میں دو قول ہیں:

6) بسا اوقات علت کا سند میں واقع ہونا متن میں قدح کا سبب بنتا ہے جیسے مرسل ہونے کی علت ہے

7) اور کبھی علت خاص سند میں واقع ہوتی ہے جب کہ متن صحیح ہوتا ہے جیسے یعلی بن عبید کی حدیث ہے وہ ثوری سے وہ عمرو بن دینار سے وہ ابن عمر سے مرفوعا بیان کرتے ہیں۔ "البیعان بالخیار" تو یعلی کو سفیان ثوری پر وہم ہوا ہے کہ ان کا استاد "عمرو بن دینار" ذکر کیا ہے حالانکہ وہ عبد اللہ بن دینار ہے۔ یہ متن صحیح ہے اگرچہ سند میں غلطی کرنے کی علت موجود ہے کیونکہ عمرو اور عبد اللہ بن دینار دونوں ثقہ ہیں تو ثقہ کو ثقہ کے بدلے میں بیان کرنا حدیث کے متن کی صحت کو نقصان نہیں دیتا اگرچہ سند کے سیاق میں خطا اور غلطی ہے

سوال 174: مخالفت ثقات سے علوم حدیث میں کتنی اور کون کونسی قسمیں نکلتی ہیں مع تعریفات بیان کریں؟

جواب: مخالفت ثقات سے علوم حدیث کی پانچ قسمیں نکلتی ہیں جو یہ ہیں:

مدرج، مقلوب المزید فی متصل الاسانید، من مضطرب، مصحف،

1) اگر مخالفت سند کے سیاق کو تبدیل کرنے یاموقوف کو مرفوع سے خلط ملط کرنے کے ساتھ ہو تو اس کا نام مدرج ہے۔

2) اگر مخالفت تقدیم یا تاخیر کے ساتھ ہو تو اس کا نام مقلوب ہے

3) اگر مخالفت راوی کی زیادتی کے ذرائع سے ہو تو اس کا نام المزید في متصل الاسانید ہے

4) اگر مخالفت ایک راوی کو دوسرے راوی سے تبدیل کرنے یا متن میں الفاظ کا اختلاف حاصل ہونے کے ساتھ ہو اور ترجیح کا کوئی سبب بھی نہ ہو تو اس کا نام مضطرب ہے

5) اگر مخالفت الفاظ کو بدلنے کے سبب ہو ساتھ سیاق وسباق باقی ہو تو اس کا نام مصحف ہے